ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

49

www.tanzeem.org

21 تا 27 محرم الحرام 1432ھ / 28 دسمبر 2010ء تا 3 جنوری 2011ء

نفاذ اسلام کا عملی منہاج؟

اسلامی نظام کے لیے ہمہ گیر اور بنیادی تبدیلیاں نہ سیاسی اور انتخابی عمل کے ذریعے ممکن ہیں، اس لیے کہ سیاسی اور انتخابی عمل کے ذریعے کسی قائم شدہ نظام کو بہتر طور پر چلایا جا سکتا ہے تبدیل نہیں کیا جا سکتا، نہ ہی کسی تدریجی اور جزوی اصلاح کے ذریعے ممکن ہیں، اس لیے کہ اس طرح صرف سطحی تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں بنیادی نہیں، بلکہ اس کے لیے ایک مکمل انقلاب کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک ایسی انقلابی جماعت ضروری ہے جس کے وابستگان پہلے اپنی ذات اور اپنے دائرہ اختیار خصوصاً اپنے گھر میں احکامِ شریعت کو نافذ کریں اور پھر ایک بنیانِ مرصوص کی صورت اختیار کر کے منظّم انداز میں تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار ہوں (چنانچہ اس نظام کو قائم کرنے کی ایک حقیری کوشش کے طور پر ہم نے تنظیم اسلامی قائم کی ہے) لیکن اس سے بھی پہلے یہ ضروری ہے کہ عوامی سطح اور وسیع پیمانے پر نظامِ خلافت کی خصوصیات کا فہم و شعور عام کیا جائے۔

اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ جب تک یہ انقلاب برپا نہ ہو، ہم موجودہ سیاسی و انتخابی عمل کے جاری رہنے کے شدت کے ساتھ قائل ہیں اور کسی بھی صورت میں دوسری واحد ممکن العمل شکل یعنی مارشل لاء کی تائید نہیں کرتے جو ہمارے نزدیک پاکستان کے حق میں سمِ قاتل سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ البتہ جو حضرات تہہ دل سے اسلامی انقلاب یا نظامِ خلافت کے قیام کے متمنی ہیں انہیں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس سیاسی و انتخابی عمل سے بالکل کنارہ کش ہو کر اپنی جملہ توانائیاں اس منظّم قوت کے فراہم کرنے کے لیے وقف کر دیں جو نظامِ باطل کو چیلنج کر سکے اور دینی اصطلاح میں ''نہی عن المنکر بالید'' یعنی ''طاقت کے ساتھ منکرات کے استیصال'' کے لیے منظّم لیکن پُر امن مظاہروں کے لیے میدان میں آ سکے!

پاکستان میں نظامِ خلافت
کیا، کیوں اور کیسے؟
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

ناموس رسالت کا تحفظ

ناموسِ رسالت ایکٹ اور مقامِ نبوت و رسالت

مکالمہ بین المذاہب، حق صرف اسلام ہے

سرزمین پاک کا تقاضا

حکمرانوں کی ذمہ داری اسلامی قوانین کا اجراء ہے نہ کہ خاتمہ

انسانی حقوق کا ڈھنڈورا

ڈاکٹر اسرار احمدؒ: حکمتِ قرآنی کے عالمی مبلغ

اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2010ء

الہدیٰ (445)

سورة التوبہ

(آیات:68تا70)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاؕ هِيَ حَسْبُهُمْۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌۙ﴿٦٨﴾
كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًاؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْاؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِؕ اَتَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴿٧٠﴾

"اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ وہی ان کے لائق ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کردی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب (تیار) ہے۔ (تم منافق لوگ) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں۔ وہ تم سے بہت طاقتور اور مال و اولاد میں کہیں زیادہ تھے۔ تو وہ اپنے حصے سے بہرہ یاب ہو چکے۔ سو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصے سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، اسی طرح تم نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھالیا۔ اور جس طرح وہ باطل میں ڈوبے رہے اسی طرح تم باطل میں ڈوبے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے؟ (یعنی) نوحؑ اور عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیمؑ کی قوم اور مدین والے اور اُلٹی ہوئی بستیوں والے۔ ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے اور اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔"

اللہ نے وعدہ کیا ہے ان منافق مردوں اور منافق عورتوں سے اور تمام کفار سے جہنم کی آگ کا جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ بس وہی آگ ان کے لیے کفایت کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت فرمادی ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا، مسلسل اور دائمی عذاب ہے۔ منافقین سے کہا کہ تم بھی ان لوگوں کی مانند ہیں جو تم سے پہلے ہو گزرے۔ وہ طاقت میں تم سے کہیں بڑھ کر تھے۔ ان کے ہاں مال اور اولاد بھی کثرت سے تھی۔ پہلے گزرنے والی قومیں عاد اور ثمود تم سے زیادہ طاقتور تھیں۔ مال و دولت اور افرادی قوت بھی ان کی زیادہ تھی۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے وقت اپنے نصیب سے فائدہ اُٹھایا۔ اب تم بھی اپنا حصہ مکمل کر چکے ہو اور تمہارا انجام بھی بہت قریب آچکا ہے۔ اور تم نے بھی اسی طرح کی روش اختیار کی جو انہوں نے کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں حبط ہو گئے۔ یقیناً یہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس اُن کی خبریں آنہیں چکی ہیں جو ان سے پہلے تھے؟ وہ تھے قوم نوحؑ عاد اور ثمود اور قوم ابراہیمؑ (یہ واحد مقام ہے جہاں قوم ابراہیم کا تذکرہ اس انداز میں ہے کہ شاید ان پر بھی عذاب آیا ہو لیکن صراحتاً اس کا ذکر پورے قرآن میں نہیں ہے) اور مدین کے لوگ اور الٹ دی جانے والی بستیوں کے لوگ۔ اُن کی ہدایت کے لیے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح احکام اور نشانیاں لے کر آئے مگر انہوں نے راہ راست کو قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ اپنے اوپر خود ہی ظلم ڈھاتے رہے۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

سنتیں پڑھنے کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ))

(جامع الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہمیشہ بارہ رکعت سنت پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک مکان بنائے گا، چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔"

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناموسِ رسالت کا تحفظ
آیئے، اپنے گریباں میں جھانکیں

مسلمانانِ برصغیر پاک و ہند کا اپنے مذہب سے جذباتی لگاؤ بڑا گہرا اور والہانہ رہا ہے۔ نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے کنارہ کشی اگرچہ مذہب سے تعلق کی بنیاد پر بھی تھی لیکن اِس کی اصل اور حقیقی وجہ عظیم اکثریت کا پاکیزہ سوچ اور فطرت صحیحہ پر ہونا تھا۔ یعنی معاشرہ بحیثیت مجموعی اُن روایات اور بنیادوں پر استوار تھا جن میں حرام خوری، حیا باختگی اور کذب بیانی کو انتہائی قابل نفرت سمجھا جاتا تھا۔ معاشرے میں عزت و تکریم دیانتداری، حق گوئی اور اصول پسندی پر میسر آتی تھی۔ ان حوالوں سے مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں تھا۔ مسلم اور غیر مسلم کا جھگڑا ہوتا تھا مسجد یا مندر کی تعمیر پر یا شعلہ بیاں مقررین کے غیر محتاط ہونے پر۔ گوروں کی حکومت اور ہندوؤں کی اکثریت کو مسلمانوں کا اپنے مذہب سے اتنا گہرا جذباتی لگاؤ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ خصوصاً ہندو اپنی اکثریت اور حکومت وقت کی پشت پناہی کے بل بوتے پر کسی بیہودگی کا مظاہرہ کر بیٹھتے تھے جس پر مسلمانوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ حضورﷺ کی توہین ہی نہیں، محض بے ادبی سے آپؐ کا ذکر بھی مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ عوام الناس میں غازی علم الدین شہید کا راج گوپال کو جہنم واصل کرنے کا واقعہ زیادہ مشہور ہوگیا۔ وگرنہ یہ کہ ہندوستان کے طول و عرض میں جہاں کہیں بھی کوئی گستاخِ رسول پیدا ہوا، مسلمانوں کے غضب اور قہر سے بچ نہ سکا۔ کسی بدبخت کا حضورﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے بعد اِس دنیا میں سانس لیتے رہنا کسی مسلمانوں کو گوارا ہی نہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے جب مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کیا تو اسلام کے ساتھ یہ جذباتی لگاؤ پاکستان کے قیام میں بڑا ممد و معاون ثابت ہوا۔ مسلمانانِ ہند جب جلسوں اور جلوسوں میں ''لے کے رہیں گے پاکستان'' کا فلک شگاف نعرہ لگاتے تو ہندوؤں کی اکثریت خوف زدہ ہو جاتی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد ہم سے حکومت، سیاست دانوں، مذہبی رہنماؤں، دانشوروں اور عوام الغرض ہر سطح پر ہمالائی غلطیاں ہوئیں۔ پہلی اور اہم ترین غلطی یہ تھی کہ سب نے پاکستان کو حصول منزل سمجھ لیا، حالانکہ یہ پہلا پڑاؤ تھا۔ پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے شریعت کے نفاذ اور دین کے قیام کے لیے عملی اقدام کرنے کی بجائے اسلام کو اقتدار کی سیڑھی کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس حوالہ سے مذہبی سیاسی جماعتوں کا رول انتہائی افسوسناک بلکہ شرمناک تھا۔ اُنہوں نے لال قلعہ فتح کرنے اور اسلام کے گلوبل غلبہ کے نعرے لگائے، لیکن ہوا یہ کہ انتخابی سیاست کی دلدل میں ایسے پھنسے کہ کرسی ممبری اور وزارت کے چکر میں پڑ کر بنیادی اسلامی اخلاقیات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ لہٰذا مذہبی سیاسی جماعتوں نے کبھی بحالیٔ جمہوریت کے لیے تحریک چلائی، کبھی نظام مصطفیٰؐ کا لیبل لگا کر اینٹی بھٹو تحریک چلائی جو بھٹو حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی اپنے انجام کو پہنچ گئی لیکن کبھی خالصتاً اسلام کے نظامِ عدل اجتماعی کے لیے کوئی تحریک نہ اُٹھائی، بلکہ کبھی اِس حوالہ سے عوام میں شعور بیدار کرنے کی بھی کوئی کوشش نہ کی۔ جہاں تک غیر سیاسی مذہبی جماعتوں کا تعلق ہے، اُن کی ترجیح ہمیشہ مدارس کو حکومتی مداخلت سے بچا کر رکھنا اور اپنے مسلک کو دانتوں سے پکڑنا رہا۔ ریاستی سطح پر اسلام کے معاشی اور سیاسی نظام کے بالفعل نفاذ اور اُس کے لیے جدوجہد کبھی اُن کے پروگرام کا حصہ نہ بن سکا۔ جمہوریت کو اپنے ایمان کا حصہ کہنے والی خاص سیاسی جماعتوں نے وقت گزرنے کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا کہ حصول پاکستان کا مقصد ایک اسلامی فلاحی ریاست کا قیام نہیں تھا بلکہ ہندو اکثریت کے معاشی غلبے سے خوفزدہ مسلم اقلیت مسلمانوں کا ایک ملک بنانا چاہتی تھی، تاکہ دنیوی ترقی

تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

جلد 19 — شمارہ 49

21 تا 27 محرم الحرام 1432ھ

28 دسمبر 2010ء تا 3 جنوری 2011ء

بانی: اقتدار احمد مرحوم

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

ایوب بیگ مرزا

محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد **طابع**: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000

فون: 36366638-36316638 فیکس: 36271241

E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700

فون: 03-35869501 فیکس: 35834000

publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک...... 450 روپے

بیرون پاکستان

انڈیا---------------- (2000 روپے)

یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اور معاشی خوشحالی حاصل کی جا سکے۔

اِن سب طبقات کے اِن بھیانک جرائم کا نتیجہ یہ نکلا کہ عمل سے گریز پا پاکستانی قوم کے جذبات میں بھی زیادہ نہ سہی کسی حد تک کمی واقع ہو گئی وگرنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ جن کے آباء اجداد نے خلافت کی قبا چاک ہونے پر تحریک خلافت سے سرزمین ہند ہلا کر رکھ دی ہو، جنہوں نے مذہبی جذبات سے معمور ہو کر شب بھر میں مسجد تعمیر کر دی ہو، جو مذہب کے نام پر لاکھوں کی تعداد میں گھر بار چھوڑ کر افغانستان ہجرت کر جائیں اُن کی اولاد فیملی لاء آرڈیننس کو سہہ جائے، وہ حدود آرڈیننس کی تنسیخ اور حقوق نسواں بل کا پاس ہو جانا ہضم کر جائے، وہ یہ سن کر بھی کہ قومی اسمبلی کی ایک خاتون رکن نے توہین رسالت ایکٹ کی تنسیخ کا بل پیش کر دیا ہے، اسمبلی کی عمارت کو تہس نہس نہ کر دیں۔ یہ ممکن نہ تھا۔ ہماری رائے میں سیاست دانوں کی لوٹ مار، مذہبی رہنماؤں کی وزارت اور صدارت کے لیے قلابازیاں اور عوام کی عملی حوالہ سے اپنے دین سے بتدریج دوری اس جذبہ میں کمی کی اصل وجوہات ہیں۔

ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں۔ لہٰذا اپنے دوستوں کی ناراضی کے خوف کے باوجود ہم یہ حقیقت بیان کیے بغیر نہیں رہیں گے کہ مذہبی رہنما اور مذہبی جماعتیں یعنی ہم سب اولین اور بڑے مجرم ہیں۔ ہمیں اپنے عمل اور کردار سے یہ ثابت کرنا چاہیے تھا کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہمارا دین ہے۔ ہم خود بھی قرآن کو اپنا رہنما اور امام بناتے اور قرآن کے پیغام کو عوام کے اندر پہنچانے کی کوشش کرتے، تاکہ اُن کے اندر انقلاب برپا ہو جاتا۔ ہم اُسوۂ رسول کو اپناتے اور عوام کو بھی بتاتے کہ دوسرے تمام راستے گمراہی کے راستے ہیں۔ اِس سے عوام کا مذہبی جذبہ دوچند ہوتا اور ہم قومی سطح پر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتے۔ لیکن ہمارے کرتوتوں سے عوام کا جذبہ کسی حد تک ماند پڑا ہے۔ وہ مفاد پرست طبقات کی مذہبی تاویلات اور ٹیلی ویژن چینلز پر سیکولر عناصر کی عملیت پسندی کے حق میں پے در پے تقریروں اور مذاکروں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پھر یہ کہ زرداری ٹولے نے تو اقتدار ہی اس شرط کے عوض حاصل کیا تھا کہ وہ پاکستان کا تشخص بدل دیں گے۔ ہم تمام مذہبی اور دینی طبقات کی خدمت عالیہ میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ عناصر آج ہماری غفلت اور کوتاہی کے سبب 295-C یعنی توہین رسالت ایکٹ ختم کرنے میں کامیاب ہوئے تو اِن کا اگلا نشانہ امتناع قادیانیت ایکٹ ہوگا۔ پھر دشمنانِ دین قدم بہ قدم بڑھتے جائیں گے اور ہم پسپا ہوتے جائیں گے۔ پھر ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ خاکم بدھن ہم مدارس کی حفاظت کرنے کے قابل بھی نہ رہیں اور سیاسی اکھاڑے سے مذہبی جماعتوں کو اُٹھا کر باہر پھینکا جائے اور پاکستان کا تشخص بدلنے کے مذموم ارادہ رکھنے والے کامیاب ہو جائیں۔ وقت آ گیا کہ ہم پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے تن من دھن لگا دیں اور باطل کے خلاف کشتیاں جلا کر اِس مقدس جنگ کے لیے میدان جنگ میں کود جائیں۔ ناموس رسالتؐ اور تمام شرعی قوانین کا پورے طور پر تحفظ صرف اور صرف نظام خلافت قائم کرنے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆

پریس ریلیز: 17/دسمبر 2010ء

مقام رسالتؐ سے ناآشنا لوگ توہین رسالت ایکٹ ختم کروانا چاہتے ہیں

"ڈو مور" کا امریکی مطالبہ ناحق اور بے بنیاد ہے۔ ہماری حکومت دباؤ میں نہ آئے

حضرت حسین ؓ نے اللہ کے دین و شریعت کے حقیقی نفاذ و تسلسل کے لیے اپنی اور اعزہ و اقارب کی جانوں کی قربانی پیش کی

حافظ عاکف سعید

مقام رسالتؐ سے ناآشنا لوگ توہین رسالت ایکٹ ختم کروانا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ ختم کروانا ان کا اگلا ٹارگٹ ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی میں خطابِ جمعہ کے دوران کیا۔ اُنھوں نے شہادت حسین ؓ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امتِ مسلمہ کی پوری تاریخ شہادتوں سے مزین ہے، اور راہِ حق میں شہادت پانے والوں کو حیات جاوداں ملتی ہے۔ شہادت حق کے فریضہ کی ادائیگی نہایت اہم دینی ذمہ داری ہے جسے ادا کرنے کے لیے صبر اور نماز سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے، جو لوگ اس راہ میں استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہی فلاح پانے والے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہودیوں نے سازش کے ذریعے غلط معلومات پھیلا کر دورِ خلافتِ راشدہ میں فتنہ وفساد برپا کیا۔ حضرت حسین ؓ نے اللہ کے دین و شریعت کے حقیقی نفاذ و تسلسل کے لیے اپنی اور اعزہ و اقارب کی جانوں کی قربانی پیش کی۔ افسوس کہ ہم نے حضرت حسین ؓ کی سیرت کا یہ پہلو بھلا دیا ہے۔ حضرت حسین ؓ کے نام لیوا اور ہماری دینی جماعتیں بھی مصلحت اور مفادات کا شکار ہو چکی ہیں۔

انھوں نے صدر اوباما کے پاک افغان پالیسی بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ عالم اسلام کا دشمن ہے اور نام نہاد دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستان سے "ڈو مور" کا مطالبہ ناحق اور بے بنیاد ہے۔ ہماری حکومت کو ہرگز کسی دباؤ میں نہیں آنا چاہیے، بلکہ حق کی خاطر عزیمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت حسین ؓ کے نقشِ قدم پر چل کر باطل قوتوں کے سامنے ڈٹ جانا چاہیے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)

تحفظِ ناموسِ رسالت کا قانون اور مقامِ نبوت و رسالت

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں

امیر تنظیم اسلامی محترم **حافظ عاکف سعید** صاحب کے 10 دسمبر 2010ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[آیاتِ قرآنی کی تلاوت اور خطبۂ مسنونہ کے بعد]

حضرات! اس وقت ملک میں ناموس رسالت ایکٹ کے حوالے ایک بہت اہم بحث سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ ناموس رسالت اور توہین رسالت کی سزا کے حوالے سے اہل علم حضرات اور دینی طبقات تو پورے طور پر متفق اور متحد ہیں۔ اُن میں اِس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ توہین رسالت کے مرتکب کی سزا موت ہے۔ تاہم کالجوں اور یونیورسٹیوں کے پڑھے لکھے اور بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرنے والے بعض لوگ جن کے ہاتھ میں بدقسمتی سے ملک کی زمام کار بھی ہے، توہین رسالت کی سزا (موت) کے حوالے سے کنفیوژن پھیلا رہے ہیں۔ اُن کی طرف سے ایسے بیانات میڈیا پر آرہے ہیں جن سے مقام رسالت کی بھی توہین ہوتی ہے۔ اس کی نمایاں مثال گورنر پنجاب سلمان تاثیر کا وہ بیان ہے، جس میں انہوں نے توہین رسالت ایکٹ کو کالا قانون قرار دیا ہے۔ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ توہین رسالت کے مرتکب کے لیے سزائے موت قرآن و حدیث اور سیرت سے ثابت نہیں۔ اس طرح یہ لوگ اِس قانون کے حوالے سے کنفیوژن پھیلا رہے ہیں، اور اِس کے خاتمے کی ناپاک مہم چلا رہے ہیں۔ اِن عقل گزیدہ لوگوں کے حلق سے یہ قانون کسی طور نہیں اُترتا۔ اِس کی بڑی وجہ استخفاف رسالت اور انکار سنت پر مبنی پرویزی افکار ہیں، جن کا ان اذہان پر غلبہ ہے۔ افسوس کہ اِن لوگوں نے اعلیٰ ڈگریاں تو حاصل کرلیں، یہاں تک کہ ایم فل اور پی ایچ ڈی تک کرلیا، لیکن یہ دینی تعلیم سے پورے طور پر بے بہرہ ہیں۔ یہ اپنی عقل کے غلام ہیں، لہٰذا دینی معاملات کو بھی عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔

چنانچہ جو شخص بھی عقلیت کی بنیاد پر دین کا ایسا ورژن پیش کرے جس کے تحت آج کے دور میں ساری دنیا کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ چلنا آسان ہو جائے، اُس کی بات ان کے دل کو لگتی ہے، اور جو بات اُن کی محدود عقل میں نہ آئے، یہ اُسے رد کردیتے ہیں۔ غلام احمد پرویز کہتا تھا کہ ہم حدیث کے منکر نہیں بلکہ صرف اُس حدیث کو مانتے ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہو، اور جو حدیث قرآن سے ٹکرائے وہ خواہ صحاح ستہ ہی کی کیوں نہ ہو اُسے ہم رد کردیتے ہیں۔ یہ بات بظاہر تو بڑی معقول ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کون کرے گا کہ حدیث قرآن سے ٹکرا رہی ہے۔ کیا یہ فیصلہ غلام احمد پرویز یا جاوید احمد غامدی کریں گے؟ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ جو احادیث ہم تک پہنچی ہیں یونہی نہیں پہنچ گئیں۔ بڑی تحقیق و تفتیش کے بعد یہ ذخیرۂ علم ہم تک پہنچا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کا سلسلہ نبی کریم ﷺ سے چلا اور یہ دور صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین میں آگے بڑھا ہے۔ اس علم سے بڑے بڑے آئمہ، محدثین اور مفسرین گزرے ہیں۔ انہوں نے اس راہ میں اپنی زندگیاں کھپائیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اگرچہ ذخیرۂ احادیث میں کچھ موضوع روایات بھی شامل کردی گئی ہیں، تاہم صحیح احادیث سے میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں ہے جو قرآن سے ٹکراتی ہو۔ اس کے باوجود اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو یہ دراصل اُس کی عقل و فہم کا قصور ہے۔ کسی کو حق نہیں کہ اپنی نارسا عقل اور کم فہمی کی بنیاد پر حدیث کو قرآن سے متصادم قرار دے کر رد کردے۔ جو لوگ اقوال رسولؐ کو رد کرتے ہیں انہوں نے نہ تو قرآن حَکَم کو بنایا ہے اور نہ ہی سنت کو بلکہ اپنی عقل کو حَکَم کو بنایا ہے جو انتہائی ناقص ہے۔ اور یہ بغیر دینی علم کے ''فتوے'' دیتے ہیں۔ پس سارے بگاڑ اور خرابی کی جڑ بنیاد ہی سنت کا استخفاف اور اس کی حجیت کا انکار ہے۔ حدیث و سنت تو شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی اطاعت لازم قرار دی ہے۔ قرآن حکیم میں جا بجا اللہ کی اطاعت کے ساتھ اطاعت رسول کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ طبقہ جو سنتِ رسول ﷺ کے حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار ہے، دراصل علم دین سے بالکل ناآشنا ہے۔ اِسے معلوم ہی نہیں کہ سنت بھی ویسے ہی محفوظ ہے جیسے قرآن مجید محفوظ ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ قرآن حکیم الفاظ کے ساتھ محفوظ ہے، جبکہ آپؐ کے اقوال لفظاً محفوظ نہیں، اُن کا مفہوم محفوظ ہے۔ چنانچہ ایک ہی موضوع پر آنے والی دو روایات میں لفظی فرق تو پایا جاتا ہے، لیکن اُن کا پیغام اور اُن کے اندر ہدایت یکساں ہوتی ہے۔ اہل علم نے احادیث کے معاملے میں بہت تحقیق کی ہے، اور اس کے بعد پھر اُن کا درجہ متعین کیا ہے۔ اگر علم اسماء الرجال کی تفصیلات دیکھی جائیں تو آدمی کے چودہ طبق روشن ہو جائیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مغرب گزیدہ لوگوں کو یہ تمام حقائق معلوم ہی نہیں۔ یہی وہ اصل حقیقت سے بے خبر طبقہ ہے جو اِس وقت توہین رسالت ایکٹ کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔

توہین رسالت کی سزا کیا ہے، اِس سے پیشتر ضرورت اس بات کی ہے کہ مقامِ رسالت کو سمجھا جائے۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ رسالت کا کیا مفہوم ہے اور رسول کی اصل حیثیت کیا ہے؟ دیکھئے، انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ سورۃ البقرہ کے چوتھے رکوع میں جہاں قصۂ آدم ابلیس آیا ہے، یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خلافت ارضی عطا کی۔

انہیں زمین پر بھیجنے سے پہلے عبوری دور کے لیے جنت میں رکھ کر دراصل شیطان کے انسان کے ازلی دشمن ہونے کا تجربہ کرایا گیا۔ ورنہ تخلیق آدم اصلاً زمین میں اللہ کی خلافت کے لیے تھی۔ زمین پر انسان کی موت وحیات کا سلسلہ کیوں پیدا کیا گیا؟ اس کی غرض وغایت ابتلا و آزمائش ہے۔ اللہ نے ہمیں یہ زندگی اس لیے عطا کی ہے، تاکہ وہ دیکھے کہ کون ہے جو اچھے اعمال انجام دیتا اور اُس کی دی گئی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اللہ نے انسان کے اندر خیر وشر دونوں قسم کے رجحانات بھی رکھ دیئے، اور اُس کی فطرت میں نیکی اور بدی کی پہچان بھی رکھ دی۔ یہی نہیں، عالم ارواح میں اُس سے اپنی بندگی کا پختہ عہد بھی لے لیا۔ یہ استعدادات جو انسان کو دی گئی ہیں، اِن کی بنا پر اللہ تعالیٰ آخرت میں انسان کا محاسبہ کرے گا۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ خیر وشر کی تمیز عطا کرنے اور بندگی کا اقرار لینے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ اُس کی ہدایت وراہنمائی کے لیے نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور ہر علاقے کے لیے رسول بھیجے، تاکہ وہ اُن مخفی چیزوں کی جو انسان کی فطرت میں پہلے سے موجود ہیں، یاددہانی کرائیں اور اُس پر کائنات کے اصل حقائق کھول کر بیان کریں۔ چنانچہ رسول کی دعوت انسان کی فطرت کی پکار ہوتی ہے۔ جب بھی اللہ کا رسول یہ دعوت پیش کرتا ہے کہ اس کائنات کا خالق ومالک ایک اللہ ہے اسی کے قبضہ قدرت میں پوری کائنات ہے، اُس کی بندگی کرو، یہ زندگی امتحانی وقفہ ہے، مرنے کے بعد تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا اور صلہ پانا ہے تو جس شخص کی فطرت مسخ نہ ہوگئی ہو، وہ اُس کو قبول کرتا، اور آسمانی ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ یہی سلسلہ وحی ورسالت کا اصل مقصد تھا۔ چنانچہ قصہء آدم وابلیس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی کہ

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٨﴾ (البقرۃ)

''ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ، جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ وحوا اور جو اولاد پیدا ہونے والی تھی سب کی نسبت یہ حکم دیا کہ بہشت سے زمین پر جا کر رہو، جس کی خلافت تمہیں دی گئی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ جو لوگ آسمانی ہدایت کی پیروی کریں گے، وہ غم وحزن سے دوچار نہیں ہوں گے۔ انہیں آخرت کی کامیابی حاصل ہوگی۔

اللہ کی یہ ہدایت انسانوں تک کیسے پہنچتی ہے، اس کا ذریعہ رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری کیا۔ نوع انسانی کی رہنمائی کے لیے ایک لاکھ سے زائد انبیاء اور 313 رسول مبعوث کیے۔ اِن رسولوں میں سے چند تو وہ ہیں جن کے نام اور اجمالی یا تفصیلی ذکر قرآن میں آیا ہے۔ باقی کا ذکر قرآن حکیم میں نہیں آیا۔ رسول لوگوں کے پاس اللہ کا نمائندہ بن کر آتا ہے۔ ''رسول'' کے معنی پیغامبر کے ہیں، یعنی پیغام پہنچانے والا، اور ''پیغام'' سے مراد نوع انسانی کے لیے وہ ہدایت ہے جو وحی کی شکل میں جبرئیل امین کے ذریعے رسول تک پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان سے براہ راست کلام نہیں کرتا بلکہ ملائکہ اور رُسل کے ذریعے انسان تک اپنی ہدایت پہنچاتا ہے۔ تو رسول کا مقام جیسا کہ کہا گیا اللہ کے نمائندہ کا ہے۔ ہمارے ہاں وہ طبقہ جس میں استخفاف رسالت وانکار سنت کے وائرس سرایت کیے ہوئے ہیں، کا یہ کہنا ہے کہ رسول کا کام تو صرف ڈاک کے ہرکارے کا ہے، لہٰذا (معاذ اللہ) اصل اہمیت پیغام کی ہے نہ کہ رسول کی۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں کہ جنہیں توہین رسالت ایکٹ ہضم نہیں ہو رہا۔ یہ لوگ خاتم النبیین ﷺ اور خاتم المرسلین ﷺ کو بھی اسی مقام پر رکھنا چاہتے ہیں اور نبی ﷺ کو وہ مقام دینے کو تیار نہیں جو آپؐ کو اللہ نے عطا کیا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ نبی اللہ کا پیغام لانے والا ہوتا ہے، لیکن وہ صرف پیغام پہنچاتا ہی نہیں، وہ اللہ کی طرف سے آسمانی ہدایت کو واضح کرنے پر مامور بھی ہوتا ہے۔ وہ ہدایت کہ جو انسانی فطرت میں پہلے سے موجود ہے۔ رسول کا کام محض ہدایت ربانی کو پہنچا دینا نہیں، بلکہ اُس کو اچھی طرح واضح کرنا اور لوگوں پر اتمام حجت کرنا بھی ہوتا ہے۔ اُس کی حیثیت اللہ کے نمائندے اور سفیر کی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کی اطاعت لازم قرار دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو بھی نبی اور رسول آیا، اُس نے لوگوں کو بندگی رب کی دعوت کے ساتھ ساتھ اُن سے اپنی اطاعت کا مطالبہ بھی کیا۔ اللہ کے رسول حضرت نوح علیہ السلام کا جنہیں آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے، قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر آیا ہے۔ اُنہوں نے اللہ کے تقویٰ کے ساتھ اپنی اطاعت کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ سورۂ نوح میں فرمایا:

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٣﴾

''ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر دردناک عذاب واقع ہو، اپنی قوم کو ہدایت کردو۔ انہوں نے کہا کہ بھائیو، میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں، کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔''

رسول کی مثال اگر ڈاک کے ہرکارہ کی ہوتی تو وہ کسی سے اپنی اطاعت کا تقاضا نہ کرتا۔ اس لیے کہ ڈاک کا ہرکارہ تو خط پکڑا کر چلا جاتا ہے۔ وہ کسی سے اپنی اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا، جبکہ اللہ کا رسول واضح طور پر یہ مطالبہ کرتا ہے۔

قرآن حکیم نے رسول کی اطاعت کو یہ کہہ کر لازم قرار دیا کہ

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝٦٤﴾

(سورۃ النساء)

''اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھتے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔''

یہاں اللہ نے واضح کر دیا کہ رسول اپنی اطاعت کا مطالبہ از خود نہیں کرتا بلکہ یہ میرا حکم ہے کہ اُس کی اطاعت کی جائے۔ وہ میرے اذن سے اپنی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ میرا سفیر ہے۔ اس لیے اُس کی اطاعت میری ہی اطاعت ہے۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ﴾ یعنی جو رسول کی اطاعت کرتا ہے دراصل وہ اللہ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔'' اور یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف انہی باتوں کا حکم نہیں دیتے جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے، بلکہ قرآن کے علاوہ بھی بہت سے باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ مثلاً داڑھی کا حکم قرآن میں نہیں آیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے اِس کا حکم دیا ہے۔ اِسی طرح نمازوں کا طریقہ اور جملہ تفصیلات آپؐ نے ہمیں سکھائی ہیں، اور حکم دیا ہے کہ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ یہی سنت ہے۔ پس آپؐ کی طرف سے جو بھی حکم ملے، اُس کی تعمیل لازم ہے۔ اس لیے کہ آپؐ کوئی بھی حکم اپنی طرف سے نہیں

دیتے بلکہ آپؐ کی ہر بات وحی کی روشنی میں ہوتی ہے۔

چونکہ اللہ اپنے نبی اور رسول کو اپنا نمائندہ اور سفیر بنا کر بھیجتا ہے، اس لیے ایک تو اِس کی اطاعت فرض ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ اِس کا احترام، اس کی ناموس کا لحاظ لازم ہے۔ اگر کوئی اللہ کے سفیر کا احترام نہ کرے، اور اُن کی ناموس پر حملہ آور ہو تو یہ وہ جرم ہے جو ناقابل معافی ہے۔ اِس کی سزا موت اور صرف موت ہے۔ دنیا میں بھی یہی دستور ہے۔ جو شخص کسی ملک کے سفیر کی توہین کرتا ہے، درحقیقت وہ اُس ملک کی توہین کرتا ہے۔ سفیر کی توہین اعلان جنگ تصور کی جاتی ہے، لہٰذا اِس کو کسی طور پر برداشت نہیں کیا جاتا۔ اُس کی ضرور سزا دی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں اِس کی نمایاں مثال غزوۂ موتہ ہے۔ اِس غزوہ کا سبب آپؐ کے سفیر کا قتل بنا تھا، جو آپؐ کا نامہ مبارک لے کر روم گیا تھا۔

رسول چونکہ اللہ کی سفارت اور نمائندگی کے عظیم منصب پر فائز ہوتے ہیں، اللہ کی یہ مستقل سنت ہے کہ وہ دشمنوں کو مقابلے میں اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ خواہ انہیں درمیان میں کتنی ہی مشکلات پیش آئیں، آخری فتح اور کامیابی انہی کے لیے ہوتی ہے۔ وہی منصور ٹھہرتے ہیں۔ اللہ نے اپنی اس سنت کا تذکرہ سورۃ الصافات میں کیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٧١ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝١٧٢ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝١٧٣﴾

"اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے کہ وہی (مظفرو) منصور ہیں۔ اور ہمارا لشکر غالب رہے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اپنے بندوں میں سے جنہیں رسول بنا کر بھیجتے ہیں، ان کے بارے میں یہ بات ہم نے طے کر دی ہے کہ اُن کی لازماً مدد کی جائے گی۔ اس کی مدد کا بڑا مظہر یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم رسول جیسی عظیم المرتبت ہستی کی تکذیب کرتی یا اُس کے قتل کے درپے ہوتی ہے تو اِسے ہلاک کر دیا جاتا ہے، اور اُس کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔ اس لیے کہ رسول محض ڈاک کا ہرکارہ نہیں، اللہ کی نمائندگی کے منصب جلیلہ پر فائز ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آیا ہے۔ ان سب کے قصوں کا حاصل کیا ہے؟ یہ کہ جب قوم نے رسول وقت کی تکذیب کی، اہل قوم اُسے مارنے پر تل گئے تو اللہ نے اپنے رسول اور اُس پر ایمان لانے والوں کو تو معجزانہ طور پر بچالیا، اور اُن کے علاوہ پوری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔

یوں تو ہر رسول اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے، اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت لازم ہوتی ہے، مگر نبی کریم ﷺ تو خاتم النبیین ﷺ اور ختم الرسل ﷺ ہیں۔ آپؐ پر رسالت کی تکمیل ہوگئی۔ آپؐ کی عبدیت بھی کامل ہے اور رسالت بھی کامل۔ والد محترم ختم نبوت کے حوالے سے اکثر یہ فرماتے تھے کہ نبوت و رسالت آپؐ کی ذات گرامی پر اپنے نقطہ عروج کو پہنچ گئی، تب یہ باب بند کر دیا گیا۔ یہ بات کہ ہمارے رسول مقام میں سب سے بڑھ کر ہیں ہم عقیدت کے طور پر نہیں کہتے بلکہ فی الواقع آپؐ کو اللہ نے یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ آپؐ کے مقام بلند کے حوالے سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ آپؐ خود فرماتے ہیں: "میں روز قیامت پوری اولاد آدم کا سردار ہوں گا یہ بات میں فخر کے لیے نہیں کہہ رہا، یہ امر واقعہ ہے۔ اور اُس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور یہ بات بھی میں فخریہ نہیں کہتا۔" (جامع ترمذی)

سنت کے بارے میں جو تصور پرویزی پیش کرتے ہیں، یہ حقیقت میں قرآن مجید ہی کا انکار اور رسول کا مقام و مرتبہ کو گھٹانے کی گھناؤنی جسارت ہے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ رسول اللہ کے مقام کو سمجھا جائے، اگر ہم آپؐ کے مقام عالی کو نہیں سمجھیں تو راہ راست سے بھٹک جائیں گے۔

رسول ﷺ کا فرمایا ہوا حقیقت میں اللہ کا فرمایا ہوا ہے۔ اس لیے کہ آپؐ کے بارے میں قرآن نے یہ فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤﴾ (النجم)

"اور آپؐ خواہش نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے۔ یہ تو (اللہ کا) حکم ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔"

آپؐ جو بات بھی کہتے ہیں، وحی کی بنیاد پر کہتے ہیں۔ وحی دو طرح کی ہے۔ ایک وحی متلو ہے، یعنی جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یہ قرآن حکیم ہے۔ اور دوسری وحی غیر متلو ہے۔ یہ حدیث و سنت رسولؐ ہے۔ آپؐ کی طرف سے جو ہدایات بھی دی جاتی ہیں، جو بات بھی تلقین کی جاتی ہے، جو رہنمائی بھی کی جاتی ہے، یہ سب کی سب منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی پر ہوتی ہے۔ لہٰذا دین نام ہی رسول اللہ کی اطاعت کا ہے۔ اِسی لیے سورۃ الحشر میں آپؐ کی اطاعت کے لیے یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (آیت:7)

"سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔"

رسول ﷺ کی اطاعت سے متعلق اللہ کا یہ فرمان عالی شان کتنا واضح ہے۔ اِس کے بعد بھی اگر کوئی صحیح حدیث سے ثابت شدہ کسی حکم یا نہی کے بارے میں یہ پوچھتا ہے کہ کیا اِس کا ذکر قرآن میں ہے؟ قرآن نے اس کا حکم دیا یا حرام قرار دیا ہے؟ تو اُس کا یہ سوال بدنیتی پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ حضور ﷺ کو رسول ماننے کے لیے تیار نہیں، اور آپؐ کو وہ مقام دینے سے انکاری ہے جو آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ مقام رسالت کیا ہے؟ اس کو بہت عمدگی سے علامہ اقبال نے واضح کیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بو لہبی

یعنی اپنے آپ کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں پہنچا دو کہ دین نام ہی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کا ہے۔ اگر تمہیں اس حقیقت کا یقین نہیں اور تم اِس مقام تک نہیں پہنچتے تو جان لو کہ تمہاری ساری فکر اور دانش بولہبی ہے۔ یہ نری ضلالت اور گمراہی ہے۔

سورۃ الحجرات میں نبی کریم ﷺ کی عظیم المرتبت ہستی کے حوالے سے انتہائی محتاط رویہ اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢﴾

"اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

مسلمانو! دیکھنا کہیں آپؐ کی شان میں نادانستہ طور پر بھی گستاخی نہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو تمہارے سارے اعمال حبط ہو جائیں گے۔ عام طور پر قانون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خطا و نسیان کو معاف کر دیتا ہے، لیکن یہاں محتاط رہنا، یہ مقام رسالت ہے۔ یہاں بے سوچے سمجھے نادانستہ طور بھی اگر توہین کا معاملہ ہو گیا تو اعمال کی پونجی ضائع ہو جائے گی۔

(مرتب: محبوب الحق عاجز)

مکالمہ بین المذاہب' حق صرف اسلام ہے

ضمیر اختر خان

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انجینئر مختار فاروقی صاحب کو کہ جنہوں نے 2 تا 4 اگست 2010ء کے روزنامہ اسلام کے شماروں میں قارئین کے لیے ''مکالمہ بین المذاہب'' کے موضوع پر اپنے قسط وار مضمون میں انتہائی عمدہ اور مدلل مواد فراہم کر دیا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ دین اسلام سے سچی محبت رکھنے والے اہل ایمان نے اس مضمون کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا ہوگا۔ اور ''مکالمہ بین المذاہب'' کے گمراہ کن اور پُرفریب تصور کی حقیقت سے انہیں آگاہی ہوئی ہوگی۔ اس خوشنما تصور کے اثرات بد سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان دین اسلام کا داعی بن کر کھڑا ہو اور اپنوں اور بیگانوں سب کو واشگاف انداز میں یہ بتائے کہ نجات کے لیے سب کو دین اسلام قبول کرنا پڑے گا، اس لیے کہ ''الحق دین'' صرف اسلام ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19)

''دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔''

اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے، وہ باطل ہے

﴿وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ الْبَاطِلُ﴾ (الحج:62)

''اور جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ باطل ہے۔''

تمام انبیاء کا دین اسلام تھا جو نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے مکمل فرما دیا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ:3)

''آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔''

اب کوئی شخص خواہ وہ کسی مذہب کا ماننے والا ہو یا لامذہب ہو، اسلام قبول کر کے ہی فلاح سے ہمکنار ہو سکتا ہے، ورنہ ناکام ونامراد وخائب وخاسر قرار پائے گا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ (آل عمران)

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا۔''

نبی آخر الزماں ﷺ کی تشریف آوری کے بعد تمام انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف شریعت محمدیؐ ہی واحد قابل قبول اور قابل عمل ضابطۂ حیات ہے۔ دین اسلام اور شریعت اسلامیہ کے علاوہ باقی سب مذاہب چاہے وہ نام نہاد آسمانی مذاہب ہوں جو بذات خود انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہے یا انسانوں کے خود تراشیدہ فلسفے ہوں، سارے ہی باطل ہیں۔

آج دنیا میں یہودیت ونصرانیت کے نام سے جو مذاہب موجود ہیں انہیں غلطی سے اسلام کے ساتھ ملا کر آسمانی مذاہب کی فہرست میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ یہودیت ونصرانیت ہرگز ہرگز آسمانی مذاہب نہیں ہیں بلکہ یہ یہودیوں اور نصرانیوں کی اختراعات ہیں۔ ان کو اللہ کے جلیل القدر پیغمبروں کی طرف منسوب کرنا انتہا درجے کی گستاخی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں جن کی طرف یہودی اپنی نسبت کرتے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں نصرانی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں، ان ہر دو پیغمبروں اور معصوم ہستیوں نے بھی اپنے اپنے دور میں دین اسلام کو ہی اپنی اپنی قوموں کے سامنے پیش کیا تھا۔ توحید ہی ان کی دعوت کا بنیادی نکتہ تھا۔ یہ تثلیث وغیرہ کفریہ خرافات ہیں۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج کے بعض پڑھے لکھے مسلمان بھی اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں کہ اہل کتاب نبی کریم ﷺ پر ایمان نہ لا کر کافر قرار پاتے ہیں۔ قرآن مجید تو اہل کتاب سے شکوہ کرتا ہے کہ تم سب سے پہلے اس کتاب الٰہی کا کفر مت کرو۔

﴿وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍ بِہٖ﴾ (البقرہ:41)

''اور اس (کتاب) سے منکر اول نہ بنو۔''

نبی ﷺ کے دور میں ہی یہ اہل کتاب دعویٰ کرتے تھے کہ ہم تو ایمان والے ہیں۔ اللہ نے ان کے اپنے زعم ایمان کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا﴾ (البقرہ:137)

''سو اگر یہ اہل کتاب ایسے ہی ایمان لائیں جیسے تم لائے ہو تو وہ بھی ہدایت پا لیں گے۔''

پھر یہ کہتے تھے کہ

﴿کُوْنُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَھْتَدُوْا﴾ (البقرہ:137)

''یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔''

نبی ﷺ سے کہلوایا گیا بلکہ وہ شخص جو ملت ابراہیم پر ہوگا وہ ہدایت پائے گا۔ علاوہ ازیں ابراہیم ویعقوب علیہما السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی تھی کہ

﴿فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرہ:132)

''تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دین اسلام کے حوالے سے تصورات اتنے واضح تھے کہ وہ اپنے ایمان واسلام پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ دائرۂ اسلام سے جو لوگ باہر ہوتے تھے، انہیں اسلام میں داخل کرنا ان کی سب سے بڑی آرزو ہوتی تھی۔ جب تک ان کے پاس طاقت نہیں تھی، خصوصاً مکی دور میں تو وہ دعوت اسلام دیتے ہوئے برملا کہتے تھے لوگو! ((قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا))

''لا الٰہ الا اللہ کہو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور برعکس صورت میں ناکام ہو جاؤ گے۔ دعوت دین نے ان کے اندر اتنا اعتماد پیدا کر دیا تھا کہ وہ اس عظیم کام کی انجام دہی کے دوران کسی کی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ آج کا مسلمان اپنے مسلمان ہونے پر شرمندہ ہے۔ فیا حسرتا!! جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کی بے پناہ جدوجہد، جس کا قرآنی عنوان ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے اور جس کا سب سے اونچا مقام قتال فی سبیل اللہ ہے، کے نتیجے میں جزیرۃ العرب پر فتح عطا فرمائی تو انہوں نے اسلام کا پیغام لے کر حدود عرب سے باہر جانا

شروع کیا۔ غیر مسلموں سے چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا دیگر کفار ومشرکین، جب سامنا ہوتا تو فرماتے ''کونوا مثلنا''۔ تم ہم جیسے بن جاؤ''۔ جہاں قتال کی مہم درپیش ہوتی تو وہاں پر دعوت کا انداز کچھ اس طرح ہوتا، اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن جاؤ، اسلام قبول نہیں کرتے، تو جزیہ ادا کرو اور زمین میں چھوٹے بن کر رہو، تمہاری جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی جائے گی۔ اگر یہ بھی منظور نہیں تو پھر قتال (جنگ) کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یہ اسی اعتماد اور اسلام کی حقانیت پر یقین کا نتیجہ تھا کہ اسلام کا جھنڈا ہر سو لہرانا شروع ہو گیا۔ اور جب مسلمان یہ سبق بھول گئے اور اپنے آپ کو دنیا کی قوموں میں سے ایک قوم سمجھنے لگے تو کفار ان پر مسلط ہو گئے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ انہیں کفار یہ بتا رہے ہیں کہ تمہارا مذہب کوئی امتیازی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ دیگر مذاہب کی طرح کا ایک مذہب ہے۔ لہٰذا آؤ مل بیٹھ کر اپنے اپنے مذاہب کی ان باتوں کو نمایاں کرتے ہیں جو سب میں مشترک ہیں۔ جہاں کسی مذہب کا دوسرے سے اختلاف ہو اس پر بحث ہی نہ کرو بلکہ اس اختلاف کو نظر انداز کر دو، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی مذہب دوسرے پر اپنی برتری وبہتری ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے، اگر ایسا کیا گیا تو یہ عالمی امن کے لیے نقصان دہ ہوگا۔

تو اے مسلمانان عالم!! کیا اسلام کے بارے میں تمہاری یہی رائے ہے؟ کیا اسلام تمام انسانوں کی نجات کا واحد علمبردار نہیں ہے؟ کیا نبی ﷺ پر ایمان لائے بغیر بھی کسی کے لیے اللہ کے ہاں نجات کا تصور ہے؟ یقیناً نہیں ہے اور ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ تو پھر غور فرمایئے کہ ''مکالمہ بین المذاہب'' کی کیا حیثیت ہے!! کیا یہ محض دھوکہ نہیں ہے؟ کیا یہ مسلمانوں کو بین الاقوامی طور پر بے وقوف بنانے کی گہری سازش نہیں ہے؟ آیئے، مل کر اللہ کی رسی (دین اسلام، قرآن وحدیث، سنت وسیرت رسول ﷺ) کو مضبوطی سے تھامیں اور ساری دنیا کو دین کی دعوت دیں اور بغیر خوف وخطر دیں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے گا جس طرح اس نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کی تھا کہ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدۃ:67) آیئے، دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دیں۔

سرزمین پاک کا تقاضا

مبشر رشید

پاکستان کے اندرونی اور بیرونی حالات جس ڈگر پر جا رہے ہیں، اس کا اندازہ ہر درد دل رکھنے والے پاکستانی کو ہے۔ ذہنوں پر ایک انجانا سا خوف طاری رہتا ہے۔ کان ہر وقت نئی آفت کی آمد کی خبر سننے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ غربت، افلاس، مہنگائی اور بے روزگاری جیسے بڑے بڑے طوفانوں کا رخ عوام کی جانب موڑ دیا جاتا ہے۔

موجودہ حکومت کے دور کا وسطانیہ گزر چکا ہے ابھی تک حکمرانوں کے ذاتی مسائل ہی حل نہیں ہو پا رہے۔ وکی لیکس کے انکشافات نے انہیں ننگا کر دیا ہے۔ اڑھائی سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی حکمران عدلیہ سے بدستِ گریباں ہیں۔ اس سرزمین پاک پر جس طرح عدالتی احکامات کے ساتھ مذاق کیا گیا، اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ حکمران ڈنکے کی چوٹ پر ناجائز اثاثوں کے حقیقی وارث بنے ہوئے ہیں۔ انہیں عوام کی کیا فکر ہوگی؟ وہ تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ اگر کسی مسئلے پر عوام کھڑے ہو جائیں تو ان کا مطالبہ کچھ دنوں کے لیے مان لو اور پھر اسی مسئلے کو ایک نئے انداز سے عوام کے منہ پر دے مارو ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری''

اگر بیرونی حالات پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو وہاں بھی مایوسی کے علاوہ کچھ نہیں۔ امریکہ جس کے ہم نان نیٹو اتحادی ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں جب بھی کسی ہمسایہ ملک کے ساتھ اقتصادی ترقی پر معاہدہ ہوتا ہے تو اس کو وہ ہمارے مفاد میں مناسب نہیں سمجھتا اور وہ ہمیں اندرونی معاملات میں الجھائے رکھتا ہے۔ پہلے اس نے ہمیں افغانستان کے نہتے عوام کے خلاف استعمال کیا۔ پھر اپنے ہی ملک کے دیگر علاقوں میں آپریشن پر مجبور کیا۔ جب ہم نے اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا مارا تو اس کا بھیانک انجام ہمارے سامنے ہے۔

الغرض اگر تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کی جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہم پر عیاں ہو جائے گی کہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے دن سے لے کر آج تک حالات کبھی بھی سازگار نہیں ہوئے۔ اس سرزمین پاک نے کسی بھی نظام کو اپنی جڑیں مضبوط نہیں کرنے دیں۔ آخر اس کی کیا وجوہات ہیں؟

اس کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا جائے۔ یہ سرزمین پاک ایک ایسے نظام کی متقاضی ہے، جہاں رب کی کبریائی ہو، جہاں عدل و انصاف ہو، جہاں کلمے کی سربلندی ہو۔ اگر ہم نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا اور اگر نفاذ اسلام کے لیے جدوجہد نہ کی تو عین ممکن ہے کہ اللہ ہم پر ان سے بھی بدترین حالات اور حکمران مسلط کر دے۔ زلزلے اور سیلاب ہمیں جگانے کے لیے ہیں۔ اگر آج ہم اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کی جدوجہد کریں گے تو وہ ہمیں انعام کے طور پر دنیا میں بھی سربلندی عطا کرے گا اور اخروی نجات کو بھی ہمارا مقدر بنا دے گا۔

آج ہمیں اس سرزمینِ پاک کے تقاضے کو سمجھنا ہوگا، اس سرزمین پاک کی تخلیق کا مقصد جاننا ہوگا۔ فلاح اسی میں ہے کہ دینِ اسلام کے نظام کو سمجھا جائے، اپنی آنے والی نسلوں کے لیے میدانِ عمل تیار کیا جائے وگرنہ ہمیں بھی تاریخ کے سنہری اوراق سے مٹا دیا جائے گا بقول اقبال ؎

ساتھیو آؤ حیاتِ جاوداں پیدا کریں
نئی زمیں پیدا کریں، نیا آسماں پیدا کریں

ناموسِ رسالت قانون میں تبدیلی کے لیے ایک منصوبے کے تحت آسیہ کیس کو اچھالا جا رہا ہے

اربابِ اقتدار کی دینی و آئینی ذمہ داری اسلامی قوانین کا اجراء و نفاذ ہے نہ کہ اِن کا خاتمہ

یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے

حکمران ناموسِ رسالت قانون میں تبدیلی سے باز رہیں

یسریٰ نعیم عارفی

آج ہم مسلمان جس دور سے گزر رہے ہیں، وہ غلامی، تاریکی اور مجبوری کا دور ہے جس کی پیشین گوئی احادیث میں کی گئی ہے۔ وقت اور حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ قربِ قیامت کا زمانہ آ چکا ہے۔ لیکن کیا ایک مسلمان کی حیثیت سے مجھے آج کے اس فتنہ پرور دور میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل ہے؟ یقیناً میرا جواب نفی میں ہوگا۔ اور کیا میں یہ جانتی ہوں کہ میرے دشمن کس طرح میرے دین، میرے اسلاف، انبیاء و رسل اور اسلامی معیشت کو تباہ و برباد کرنے کے لیے ہمہ وقت سازشیں تیار کر رہے ہیں، ان سازشوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں اور کئی کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں؟ اس سوال کا جواب بھی میرے پاس نہیں ہے۔ مجھے دنیا کے جھمیلوں سے، شاپنگ سے، سماجی سرگرمیوں سے، رشتے داروں سے، بے ہودہ و بے ہنگم شادیوں سے، نت نئے میلوں سے (مثلاً بسنت، ویلنٹائن ڈے، مدر ر فادر ڈے) موبائل پر رات بھر کالز سے، نمائشوں سے اور اس کے علاوہ اپنا سٹیٹس دوسروں سے بڑھانے کی تدابیر کرنے سے فراغت کہاں ہے۔ میں یہ بھی نہیں جانتی کہ دشمن آج میرے گھر میں داخل ہو چکا ہے کیونکہ میری آنکھوں پر تو دنیا کی محبت کا پردہ پڑا ہے۔ کیا میں قرآن پاک کی وہ آیت فراموش کر چکی ہوں، جس میں میرا رب فرماتا ہے:

(ترجمہ) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار پھر انہیں میں ہے۔ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔'' (المائدہ:51)

اس آیت میں اللہ ہمیں بتا رہا ہے کہ آج جن لوگوں کی دوستی اور نام نہاد تعاون سے ہم اور ہمارے حکمران خوش ہیں، اصل میں تو وہی ہمارے دشمن ہیں۔ کیا اتنی واضح آیات بھی ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے ناکافی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ آخرت میں ہمارا کیا انجام ہونے والا ہے۔ آج ہم اللہ کی راہنمائی سے محروم ہیں کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو ظالموں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔

دشمن انتہائی سازشی ذہن کے ساتھ چابک دستی سے ہم پر وار پر وار کیے جا رہا ہے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے مکھی پر مکھی مار رہے ہیں۔ جو وہ کہتا ہے، جو وہ چاہتا ہے ہم اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ کیا آج بھی جبکہ ہمارے محبوب نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جا رہی ہے، شریعت کے نافذ کردہ قوانین میں تبدیلی ہو رہی ہے، ہم خاموش بیٹھے رہیں گے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

(ترجمہ) ''پس (اے نبی!) تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر اس ہدایت سے ذرہ برابر منحرف نہ کرنے پائیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کی ہے۔ پھر اگر یہ اس سے منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ نے ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں ان کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ ہی کر لیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں میں سے اکثر فاسق ہیں (اگر یہ اللہ کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟'' (المائدہ:49، 50)

ہمارے ملک میں کام کرنے والی این جی اوز، وطن پرست تنظیمیں، دین سے دور روشن خیال طبقہ اور ہمارے حکمران ماضی کی طرح آج بھی مغرب کی زبان بول رہے ہیں۔ یہ تمام لوگ وہ مہرے ہیں جن کے ذریعے یہود و نصاریٰ اپنے مقاصد پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ ماضی پر نظر دوڑائیں تو کئی واقعات سامنے آتے ہیں۔ حدود آرڈیننس میں ترامیم کے لیے بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت سٹیج تیار کیا گیا اور میڈیا اور این جی اوز کے ذریعے سے اس کا اتنا پروپیگنڈا کیا گیا کہ اس میں ترامیم کرا کر ہی دم لیا گیا، جس کے نتائج ہم معاشرے میں موجود بے راہ روی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ اسی طرح مختاراں مائی اور صائمہ ارشد کیسز دنیا میں اسلام کا امیج خراب کرنے، اسلام کو بدنام کرنے، اُس کو ایک ظالم مذہب ثابت کرنے کے لیے اچھالے گئے۔ آج توہینِ رسالت کے قانون میں ترامیم کرنے کے لیے سازش کی جا رہی ہے۔ آسیہ کیس کوئی اچانک نمودار ہونے والا معاملہ نہیں ہے، یہ منظرِ عام پر لایا ہی اس لیے گیا ہے کہ تاکہ اس کے ذریعے توہینِ رسالت کے قوانین میں تبدیلی کی جائے۔ عاصمہ جہانگیر کی آمد باقاعدہ اسکیم کا حصہ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس قانون کے خلاف ہمیشہ سے بیانات دیتی آئی ہیں اور اس کے لیے جدوجہد بھی کر رہی ہیں۔ ہمارے حکمران یہ بات جان لیں، یہ انتہائی نازک معاملہ ہے۔ اگر ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی خوفِ خدا ہے تو اس قانون کو شریعت کے مطابق رہنے دیں اور دشمن پر واضح کر دیں کہ ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کے لیے دباؤ ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ورنہ ہمارا حال بھی مصر اور ترکی جیسا ہو سکتا ہے جہاں مغرب کی ایماء پر قوانین میں ترامیم کی گئیں تو نتیجہ یہ ہے کہ اب کبھی داڑھی رکھنے پر پابندی عائد ہو جاتی ہے اور کبھی حجاب کے خلاف تنظیمیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیت 57 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

(ترجمہ) ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ہے انہیں اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بناؤ۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔''

آج میرا ضمیر مجھ سے بار بار یہ سوال کرتا ہے کہ ایک عیسائی عورت آسیہ جس نے میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اُس مسلمان عورت عافیہ صدیقی سے زیادہ اہمیت کی حامل کیوں ہوگئی ہے، جسے نام نہاد دہشت گردی کے الزام میں اس طرح تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے کہ جس کا ذکر سُن کر روح کانپ اُٹھتی ہے۔ لیکن حقیقت تو صرف یہی ہے کہ میرا ایمان وہ ایمان نہیں رہا جو اپنے دین کی بقاو سلامتی اور اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے لیے متحرک ہوسکے۔ کیا ہم اب بھی ہوش میں نہ آئیں گے جبکہ ہمارا دین انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم سب متحد ہوکر اسلام دشمنوں کو یہ بات سمجھا دیں کہ ہم اپنے دین اور ناموس رسالت کے خلاف بولنے والی زبان کھینچ لیں گے۔ ہمارے علماء کرام، دینی جماعتوں، عام سیاسی جماعتوں سب کو اپنے اختلافات بھلا کر اسلام کی بقا اور ناموس کے لیے متحد ہو جانا چاہیے اور دشمن کے ناپاک ارادوں کو نیست و نابود کر دینا چاہیے۔ ہمارے حکمران کس بات سے خوفزدہ ہیں؟ کیا وہ یہ بھول گئے کہ ہمارا کارساز تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر ہم اللہ کو راضی کر کے اُس کی معیت حاصل کر لیں تو یہود و نصاریٰ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ بس ضرورت ایمان حقیقی اور مل کر اللہ کی کتاب کو تھامنے کی ہے۔ اگر ہم صرف اور صرف اللہ رب العزت پر توکل کریں اور اس کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں تو کسی کو بھی ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔ لیکن ہمارے حکمران ماضی کے آمروں کی طرح اللہ کی بجائے مغرب پر بھروسا کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ پرویز مشرف نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا کہ اگر میں امریکہ کی بات نہ مانتا تو وہ ہمیں پتھر کے دور میں پہنچا دیتا۔ یہ بات کہتے ہوئے وہ یہ بھول گئے کہ ہر چیز اللہ رب العزت کے اختیار میں ہے اور ہمیں مالکِ کل کائنات ہی سے اعانت مانگنی چاہیے نہ کہ دشمنانِ اسلام سے ڈر کر اپنے ملک اور اپنے دین کو نقصان پہنچانا چاہیے۔ سورۃ المائدہ آیت 52 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔''

ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اللہ کے قوانین کو نافذ کیا جائے اور پہلے سے جو تھوڑے بہت قوانین نافذ چلے آتے ہیں، اُن میں کوئی ردّ و بدل نہ کیا جائے بلکہ ان پر عمل درآمد کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں، اور دشمن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے جائیں۔ ورنہ اگر توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کی گئی تو بعید نہیں کہ اللہ کی ناراضی ہمیں کسی بڑے عذاب میں مبتلا کر دے۔

بقیہ: کالم آف دی ویک

خلاف ورزی کریں گے، انہیں اقوام متحدہ سے خارج کر دیا جائے گا۔'' لیکن اسرائیل نصف صدی سے اس کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کرتا چلا آرہا ہے۔ صہیونی درندے ڈنکے کی چوٹ پر فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ 11 دسمبر 2010ء کے اخبارات میں تصویر چھپی ہے جس میں غزہ کے علاقے میں اسرائیلی فوج کی جانب سے پھینکے گئے بم کے پھٹنے کے نتیجے میں شہید ہونے والے فلسطینی لڑکے کی رشتہ دار خواتین اس کی تدفین کے موقع پر شدت غم سے نڈھال نظر آرہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں حق خود ارادیت اور آزادی کی جنگ کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن کشمیری مسلمان عشروں سے جدوجہد کر رہے ہیں، مگر کوئی ان کی سنتا نہیں۔ مشرقی تیمور کا مسئلہ تو حل ہو جاتا ہے مگر فلسطین اور کشمیر کا نہیں۔ بھارتی افواج کے ہاتھوں 92 ہزار کشمیری مسلمان شہید کیے جاچکے ہیں۔ سینکڑوں اغوا اور لاپتہ کر دیے گئے ہیں۔ کشمیریوں کی کہیں شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے عالمی طاقتوں نے اقوام متحدہ کے قوانین سے اپنے آپ کو مبرا سمجھ رکھا ہے۔ ''عالمی عدالت انصاف'' ان کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہیں۔ ان کے خلاف رپورٹ تک درج نہیں ہوتی۔ قانون کے نفاذ اور پابندی میں امتیازی سلوک سے کام لیا جارہا ہے۔

عالمی طاقتوں کے امتیازی سلوک کی وجہ سے غریب ممالک خصوصاً مسلم خطے عدم استحکام کا شکار ہیں جبکہ اقوام متحدہ کے حقوق انسانی چارٹر تک میں امتیازی سلوک کی سخت ممانعت ہے لیکن حقوقِ انسانی چارٹر تو ان عالمی طاقتوں اور نیو ورلڈ آرڈر پر عمل پیرا امریکا کے لیے محض کاغذ کا ٹکڑا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لیے ہر سال 10 دسمبر کو انسانی حقوق کا ڈھنڈورا تو پیٹا جاتا رہے گا لیکن اِس سے غریب قوموں اور ملکوں کو مہذب انسانوں والا مقام و مرتبہ نہیں مل سکے گا۔

(بشکریہ روزنامہ ''جنگ'')

ضرورت رشتہ

☆ لاہور کی رہائشی فیملی کو اپنی تین بیٹیوں، عمر 36 سال، 34 سال، 32 سال، تعلیم بالترتیب ڈپلومہ ہومیو پیتھک، ایف اے، ایف اے (آخر الذکر دو تدریس سے وابستہ) کے لیے دینی مزاج کے حامل رشتے درکار ہیں۔
برائے رابطہ: 0302-4004681

☆ لاہور میں مقیم آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایف اے، امور خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0331-4981007

☆ ملتان میں رہائش پذیر رفیق تنظیم کو اپنی ہمشیرہ، عمر 25 سال، تعلیم ایم اے انگلش (لیکچرار) کے لیے تنظیم سے وابستہ برسر روزگار رفیق کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0322-6187858

☆ مغل فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 23 سال، تعلیم ایم اے اسلامیات، ایک سالہ دینی کورس کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرِ روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 042-36849979

☆☆☆

انسانی حقوق کا ڈھنڈورا

انور غازی

دنیا بھر میں دس دسمبر کو انسانی حقوق کا عالمی دن منایا گیا۔ اس موقع پر انسانی حقوق کی تنظیموں نے شمعیں روشن کیں۔ حکومتی اور نجی اداروں کی طرف سے بڑے بڑے اشتہارات شائع کیے گئے۔ سیمینار ہوئے جن میں مقررین نے گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ دنیا میں عدل وانصاف کے قیام پر بات کی گئی۔ انسانی حقوق کی قدر واہمیت اُجاگر کی گئی۔ اعلیٰ انسانی اقدار پر زور دیا گیا۔ ہر شخص کے لیے آزادی کو لازمی قرار دیا گیا۔ حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ان کا اخلاقی فرض بنتا ہے انسانی حقوق کو یقینی بنائیں۔ خلاف ورزیوں کے خلاف ایکشن لیں۔ حکومتی نمایندوں کی طرف سے بیانات میں عوام سے کہا گیا کہ کہیں بھی انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہوئی دیکھیں تو حکومت کو مطلع کریں۔ پاکستان میں صدر زرداری نے بھی ایک بڑی تقریب سے خطاب میں انسانی حقوق پر زور دیتے ہوئے کہا: ''انسانی حقوق کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔'' صدر مملکت نے انسانی حقوق کے 100 سے زائد ''سرگرم کارکنوں'' کو انسانی حقوق ایوارڈز دیے ہیں۔ جن نمایاں شخصیات کو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے ان میں جہانگیر بدر، فرزانہ راجہ، نگار احمد، احمد لطیف کھوسہ، اعجاز جاکھرانی، میاں افتخار حسین، زمرد خان، ریاض فتیانہ، ایاز سومرو، توقیر فاطمہ، شرمیلا فاروقی، نگینہ خٹک، ناصر زیدی، ارشد عبداللہ، ایلس انجم، کشور ناہید، خالد آفتاب سلہری، زیڈیو خان، نرگس فیض، سلیم الرحمٰن میو، ابرار الحق، عبداللطیف آفریدی، ستارہ ایاز، لیاقت بنوری، ڈاکٹر فیروزہ احمد، حافظ طاہر اشرفی اور دیگر شامل ہیں۔ اس موقع پر بعض محب وطن حضرات نے مطالبہ کیا عالمی طاقتوں کے امتیازی سلوک کی وجہ سے پاکستان عدم استحکام کا شکار ہے۔ لہٰذا امریکا اس خطے سے چلا جائے۔ ہمیں اپنی کالونی بنانے کی کوشش نہ کرے۔

انسانی حقوق کا عالمی دن 1948ء میں اقوام متحدہ کے تحت پہلی مرتبہ منایا گیا۔ یہ دن منانے کا بنیادی مقصد ہے دنیا بھر کے تمام انسان عزت واحترام، بنیادی حقوق، عدل وانصاف اور امن وامان کے تحفظ کے حوالے سے پیدائشی طور پر آزاد ہیں۔ کسی طاقتور کو حق نہیں وہ کسی خطے پر جبراً قبضہ کر کے اس کے باشندوں کو غلامی کی زنجیر میں جکڑے۔ اقوام متحدہ کے حقوقِ انسانی چارٹر میں یہ باتیں تسلیم کی گئی ہیں۔ آرٹیکل 1 کے مطابق تمام افراد عزت اور حقوق میں برابر ہیں۔ آرٹیکل 2 میں کہا گیا ہے ہر شخص انسانی حقوق کے مسودے میں دیے گئے حقوق اور آزادی کا بغیر کسی نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سیاسی وابستگی، قومی یا سماجی تعلق کے مستحق ہے۔ آرٹیکل 5 کے مطابق کسی بھی شخص سے تشدد، ظلم اور غیر انسانی یا ناپسندیدہ رویے سے پیش نہیں آئے گا۔ آرٹیکل 12 میں کہا گیا ہے کسی بھی شخص کی ذاتی زندگی اور گھریلو معاملات میں مداخلت نہیں کی جاسکتی۔ مداخلت کی صورت میں ہر شخص کو حفاظت کا حق حاصل ہے۔ اس طرح 30 شقیں ہیں جو انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات اور آزادی سے جینے کا حق دیتی ہیں۔

حقوقِ انسانی کا پہلا امن چارٹر محسن انسانیت کا خطبہ حجۃ الوداع ہے۔ آپ کا اسوۂ حسنہ نسلِ انسانی کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اقوام عالم نے جو انسانی حقوق کا چارٹر شائع کیے ہیں، وہ دراصل راہبر اعظم ہی کے پیش کردہ منشور کی خوشہ چینی ہے۔ اسی سے متاثر ہو کر دنیا کے امن کے علمبرداروں نے انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ اس چارٹر کی اکثر دفعات محسن انسانیت کے پیش کردہ انسانی حقوق کے حقیقی تحفظ کی دفعات پر مشتمل ہیں جو صرف دنیا میں انسانی وجود، تہذیب ومعاشرت اور انسانی آبادیوں کے تحفظ کا ہی ضامن نہیں بلکہ اس سرزمین پر بسنے والی جاندار مخلوق اور انسانوں کو فائدہ دینے والی جمادات ونباتات کے تحفظ کی بھی آئینہ دار ہیں۔ اس کا اعتراف کئی غیر مسلم رہنما اور مستشرقین بھی کر چکے ہیں۔ چین کے انقلابی لیڈر ماؤزے تنگ سے جب پوچھا گیا آپ دنیا میں کس انقلابی شخصیت سے متاثر ہیں تو انہوں نے فی البدیہہ آپ ﷺ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مثالی وفلاحی نظام حکومت سے متاثر ہونے کا برملا اعتراف کیا۔ مائیکل ہارٹ نے بھی دنیا کے سو بڑے آدمیوں میں آپ ﷺ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔

آخر غیر مسلم کیوں اعتراف نہ کریں جب آپ نے اپنے تو اپنے غیروں کے ساتھ بھی ایسا اچھا سلوک کیا کہ وہ ایمان لے آئے۔ جنگ میں ایک خاتون کو قیدی بنا کر لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے سر پر دوپٹہ رکھ دو۔'' عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ! یہ تو غیر مسلم ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''بیٹی تو بیٹی ہے خواہ کسی کی بھی ہو۔'' مسلمانوں نے ہمیشہ حقوق خیال رکھا۔ یہ بات تو ان طالبان کی ہے جن کو ''مہذب دنیا'' جاہل اور اجڈ کہتی ہے۔ برطانوی صحافی ایوان ریڈلی اس کی واضح مثال ہے۔ اس کے برعکس ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکا نے گرفتار کیا۔ مردوں کے ساتھ عقوبت خانے میں رکھا۔ جرم ثابت ہونے اور عدالت میں پیشی سے پہلے ہی ان پر سربریت کے وہ پہاڑ توڑے کہ نیم پاگل ہوگئی۔ آج بھی امریکا میں انہیں بدترین امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ یہی کچھ ابوغریب جیل، بگرام جیل اور دیگر عقوبت خانوں میں ہو رہا ہے۔ سینکڑوں قیدی محض شک کی بنا پر انسانیت سوز مظالم سہ رہے ہیں۔ ان پر کتے چھوڑے جاتے رہے جو جنیوا قوانین کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ہیروشیما پر ایٹم بم مارنے سے لے کر قلعہ جنگی میں قیدیوں کے قتل عام تک سب کچھ امریکا ڈنکے کی چوٹ پر کر رہا ہے۔ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کے نام پر امریکا نے اپنے لیے سب کچھ حلال کر لیا ہے۔ انسانی حقوق کے قوانین کی دھجیاں اُڑا رکھی ہیں۔ پاکستان میں محض شک کی بنا پر سینکڑوں افراد کو غائب کر دیا گیا۔ ان کے معصوم بچوں، مظلوم بیویوں اور بوڑھے والدین کے آنسو دیکھے نہیں جاتے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ''ایسے ارکان جو مستقل اس کے منشور کی

(باقی صفحہ 9 پر)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ — حکمتِ قرآنی کے عالمی مبلغ

پروفیسر رشید احمد انگوی
ڈائریکٹر الخلیل ریسرچ سنٹر، لاہور

ڈاکٹر اسرار احمد بیسویں صدی عیسوی کے اصحاب دعوت وعزیمت میں ایک خاص شان سے جلوہ گر رہیں گے۔ وہ ایک سچے، مخلص اور فنا فی اللہ معلم و مبلغِ قرآن اور داعی الی اللہ تھے۔ اللہ نے نورِ قرآن سے ان کا قلب یوں منور کیا کہ شرق و غرب میں انوارِ قرآن کی کرنیں بکھیرتے رہے۔ آیات الٰہی کی تفسیر اور تعبیر و تشریح کے لیے ان کا سینہ کھول دیا گیا اور شرح صدر کی وہ کیفیت عطا ہوئی کہ سفر و حضر اور شام و سحر کی تفریق سے ماورا، وہ تعلیماتِ قرآن کے نغمے بکھیرنے والی، گلستانِ قرآن کی بلبل و عندلیب بن گئے اور طلاقت لسانی کے ساتھ ساتھ آیات قرآنی کی تفسیر میں کلام اقبال کے حوالے لاتے تو لگتا کہ 'اسرار' کے روپ میں 'اقبال' بھی درس دے رہا ہے (رحمہما اللہ تعالیٰ)۔ راقم کے خیال میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں سے کسی کو ''شیخ القرآن'' کہا جاسکتا ہے تو وہ ڈاکٹر اسرار احمد ہیں۔ سچی بات ہے کہ پیغام قرآن کے ابلاغ میں ان کا اپنا ایک جہاں تھا۔ شاید وہ اس فرمانِ اقبال کے مصداق تھے کہ ؎

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے ضمیرِ کن فکاں ہے زندگی

اور اس میں کیا شک ہوسکتا ہے کہ وہ ایسے قرآنی دانشور تھے جن کا بیان خود قرآن میں ''اولوالالباب'' (ارباب عقل و دانش) کی اصطلاح کی صورت میں کیا گیا ہے۔ ان کے ہم عصر میڈیکل گریجویٹس کو دنیا میں سونے چاندی میں جیسے تولا جاتا ہو، مگر ڈاکٹر صاحب کی خوش نصیبی کہ انہیں ایک عام معالج صحت کے مقابلے میں روحانی وفکری ''طبیب ملت'' کا ارفع و اعلیٰ مقام نصیب ہوا کہ ان کے ہم پیشہ بلند مرتبہ ڈاکٹر صاحبان ان کی محفل درس میں شرکت کو اپنی سعادت سمجھتے۔ اللہ نے انہیں ''لقمانِ دوراں'' بنا کر حکمت قرآنی کے خزانے بکھیرنے کے کام کے لیے چن لیا۔

طالب علمی میں اسلامی جمعیت طلبہ میں شامل ہوئے تو اس کے ناظم اعلیٰ کے مقام تک پہنچے۔ اس کے ساتھ آل انڈیا مسلم لیگ کے پرچم تلے قیام پاکستان کی جدوجہد میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ جماعت اسلامی میں شامل ہوئے مگر چند سال بعد اپنی راہ علیحدہ کرلی، تاہم نصب العین وہی رہا اور عملاً ثابت کیا کہ اتفاق بھی اخلاص اور نیک نیتی پر مبنی تھا اور اختلاف بھی۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل فیصل آباد مرکزِ جماعت میں جماعت کے متعلقین سے ملاقات کے شوق میں جا پہنچے۔

ساہیوال سے اپنی سرگرمیوں کا مرکز لاہور منتقل کیا تو مسجد خضریٰ سمن آباد، انجمن خدام القرآن، تنظیم اسلامی، رسالہ ''میثاق''، ''حکمت قرآن''، ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' وغیرہ عنوانات ان کی قرآنی و ایمانی جدوجہد کے سنگ ہائے میل ہیں۔ پی ٹی وی پر ''الہدیٰ'' کے عنوان سے تعلیم قرآن کے پروگرام سامنے آئے جن میں بلاخوف لومۃ لائم حق کا پیغام عام کیا اور جو صحیح سمجھا بیان کیا۔ ان کے کیسٹ اور کتب آنے والی نسلوں کے لیے قرآنی تحفے کا درجہ رکھتی ہیں۔ قرآنی کیسٹ پیغام حق پھیلنے کا کیسے ذریعہ بنے اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب امریکہ کے دورے پر گئے تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کئی لوگوں کو ان کے درس کے کیسٹ زبانی یاد ہیں۔ دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ روزانہ ڈیوٹی پر آتے جاتے گاڑی میں چلنے والے کیسٹ کی مدد سے درس قرآن یاد ہوگئے ہیں۔ یوں دوسرے براعظموں تک ان کے اثرات کی وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

دعوت قرآن کے سفر میں جن لوگوں سے انہوں نے فیض پایا ان کو ہمیشہ انتہائی ادب و احترام سے یاد رکھا۔ خصوصاً شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا حمید الدین فراہیؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور مولانا مودودیؒ۔ گوناگوں اختلافات کے باوجود مولانا مودودی کو اسلامی تاریخ کی صدیوں کا سب سے بڑا ''اسلامک سوشیالوجسٹ'' قرار دیا۔ ڈاکٹر صاحب کی نظر میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ''اسلامی خلافت'' کے قیام کے بارے میں کوئی تذبذب نہ تھا۔ وہ پورے شرح صدر کے ساتھ اسے موجودہ دور کا اہم ترین تقاضا سمجھتے تھے اور مجاہدانہ کردار کے حوالے سے افغانستان کے مجاہدین، غیور و باہمت اہل ایمان کی قدردانی سے ان کا دل لبریز تھا۔

ڈاکٹر صاحب کی رحلت پر الیکٹرانک میڈیا نے قدردانی کا مظاہرہ نہ کیا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ٹی وی پیس چینل نے یقیناً ان کی رحلت کا اپنی نشریات کے ذریعے اظہار کیا مگر پاکستان کے چینل ایک کرکٹر شعیب ملک کی شادی کے مناظر دکھانے میں اتنے مگن رہے کہ عظیم مبلغ و معلم تعلیمات قرآن کو شایانِ شان طور پر الوداع نہ کہہ سکے۔ کیا کوئی چینل اس کی تلافی کے لیے کوئی پروگرام تشکیل دے سکے گا۔ اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ ڈاکٹر صاحب پاکستان سے گہری محبت کرتے اور اسے رب کائنات کا خصوصی انعام قرار دیتے۔ ان کا پختہ نظریہ ہے کہ قدرت کو قیام پاکستان کے ذریعے کسی خاص راز کو عیاں کرنا مطلوب ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہر طرح کی مشکلات کے باوجود پاکستان کے ساتھ وابستہ خیر کا پروگرام سامنے آکر رہے گا تاہم وہ شعوری طور پر قوم کو اپنا فرض ادا کرنے کی جانب مائل کرتے رہے اور قرآن کی روشنی میں امتوں کے بگاڑ اور اصلاح کے لائحہ عمل سے آگاہ کرتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی مساعی جمیلہ کو اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں سے کسی کو ''شیخ القرآن'' کہا جاسکتا ہے تو وہ ڈاکٹر اسرار احمد ہیں۔

سچی بات ہے کہ پیغام قرآن کے ابلاغ میں ان کا اپنا ایک جہاں تھا

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ’ندائے خلافت‘ 2010ء

مرتب: فرید اللہ مروت

سال 2010ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحہ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	غیر فانی تہذیب	پروفیسر سعید اختر
2	کامیابی کا اصل معیار	سید قطب شہید
3	انسانی حاکمیت کی بجائے خلافت	ڈاکٹر اسرار احمد
4	مسلمان کہلانے کا وقت کب آئے گا؟	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
5	کتاب اللہ کے ساتھ ستم ظریفیاں	سید ابوالاعلیٰ مودودی
6	انسان کا قانون	مولانا سید شمس الحق افغانی
7	اسلام کا عالمی غلبہ	ڈاکٹر اسرار احمد
8	عقیدۂ توحید اور تعمیر شخصیت	مطیع اللہ محمود
9	انسانی ذہنیت کی عادلانہ تعمیر	مولانا سید شمس الحق افغانی
10	ایمان بالرسالت کا اجتماعی تقاضا	محمود فاروقی
11	اسوۂ رسولؐ کی سربلندی	مولانا اخلاق حسین قاسمی
12	مبلغ کی دل سوزی	ڈاکٹر خالد علوی
13	نوع انسانی کی احتیاج	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
14	حدیث رسولؐ: ایک میزان	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
15	اسلامی معاشرہ اور جاہلی معاشرہ؟	سید قطب شہید
16	یہ ذلت و مسکنت کیوں؟	نعیم صدیقی
17	اشاعت خصوصی برسانحہ ارتحال بانی تنظیم اسلامی	
18	قیادت نو کی ضرورت	سید قطب شہید
19	دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے	ڈاکٹر اسرار احمد
20	اسلام: انسان کی آزادی کا اعلان	سید قطب شہید
21	نظام باطل! اُمّ المصائب اور اُمّ المسائل	تنظیم اسلامی
22	خود فراموشی	ڈاکٹر یوسف القرضاوی
23	خدائی اقتدار اعلیٰ سے بغاوت کا انجام	سید قطب شہید
24	فرقہ پرستی نہ رہی تو!	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
25	پاکستان کی اساس	ڈاکٹر اسرار احمد
26	جماعت اور اطاعت امیر	مولانا ابوالکلام آزاد
27	ذرا غور تو کرو!	مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ
28	حق کے لیے تعصب کیا ہے؟	محمد الغزالی
29	زندگی ایک خاموش سبق	محمد یوسف اصلاحی
30	اسلامی دعوت	محمد الغزالی
31	زندگی کا ایک نظام بنایئے!	علامہ یوسف القرضاوی
32	نظریۂ پاکستان سے انحراف کا نتیجہ: نفاق	ڈاکٹر اسرار احمد
33	صیام و قیام رمضان	ڈاکٹر اسرار احمد
34	رمضان المبارک: روحِ اسلامی کی بیداری کا موسم	سید ابوالاعلیٰ مودودی
35	روزے کا دین میں مقام	سید قطب شہید
36	عید سعید کا پیغام	محمود فاروقی
37	پاکستان کا آئین سیکولر ہوگا یا اسلامی؟	تنظیم اسلامی
38	پانچ خوفناک خرابیاں	(رواہ ابن ماجہ)
39	خلافت: آزادی اور پابندی کا حسین امتزاج	ڈاکٹر اسرار احمد
40	مسلمان، عالمی پیغام کے علمبردار	محمد الغزالی
41	اسلام کا اصل مشن	سید قطب شہید
42	ایک مہلک خیال	ڈاکٹر اسرار احمد
43	قرآن مجید سے بے اعتنائی کا اصل سبب؟	ڈاکٹر اسرار احمد
44	قربانی کا اصل فلسفہ	مولانا شبیر احمد عثمانی
45	انقلاب کے لیے کیسے لوگ درکار ہیں؟	محمد الغزالی
46	نکتۂ توحید کی تفسیر	ڈاکٹر اسرار احمد
47	اسلامی تحریک کے اوصاف	ڈاکٹر اسرار احمد
48	اسلام- ایک خاص طرزِ فکر	سید ابوالاعلیٰ مودودی
49	عملی منہاج	ڈاکٹر اسرار احمد

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ’’الہدیٰ‘‘ کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الانفال کی ترجمہ و تشریح اور سورۃ التوبہ کے آغاز سے آیت 70 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئیں۔

’’فرمان نبویؐ‘‘ کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	NDW یا NRO (قومی مفاہمتی آرڈیننس یا پیٹشنل ڈیتھ وارنٹ)	
2	ایک پریشان اور خوفزدہ حکمران (آصف علی زرداری)	
3	نیٹو کمانڈر کی دہائی، امریکہ اور پاکستان (طالبان کا 33 صوبوں پر کنٹرول)	(محبوب الحق عاجز)
4	اسلام اور امن	
5	امیر تنظیم اسلامی کا صدر زرداری کے نام کھلا خط	(حافظ عاکف سعید)
6	عدلیہ کی آزادی اور دینی جماعتیں	
7	......انجام گلستاں کیا ہوگا!	
8	آج ہمیں ضرورت ہے (امریکی غلامی سے نکلنے کی سزا)	
9	آخر کب تک؟ (انگریزوں کی غلامی)	

10 وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (حضرت محمدؐ کی جامع کمالات ہستی)
11 ناگزیر راستہ (اللہ کے احکام اور حضرت محمد ﷺ کے طریقوں پر عمل)
12 تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ (امریکی پالیسیاں)
13 قرارداد پاکستان کا اصل تقاضا (ملک میں اسلامی نظام)
14 مذاکرات کا نتیجہ؟ (پاکستان اور امریکہ کے درمیان)
15 میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے؟ (پاکستان کا سیاسی منظرنامہ)
16 جب تک نہ ہو بہار میں سارا چمن شریک (آئین میں اٹھارہویں ترمیم) (محبوب الحق عاجز)
17 اک شخص سارے شہر کو ویراں کر گیا (ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی رحلت)
18 وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے! (دعوت دین)
19 رب کعبہ کی قسم! اگر ہم...... (یہودی اور عیسائی مکر و فریب)
20 اُٹھو، وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی (حکمرانوں کو جاگنے کی ضرورت)
21 شرمندہ اپنے آپ سے ہے اُمتِ رسولؐ (پیغمبرؐ کی شان میں گستاخی) (محبوب الحق عاجز)
22 ”ریاست ہوگی ماں کے جیسی“ (پاکستان کی تریسٹھ سالہ تاریخ)
23 وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ (نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارک)
24 اب غلطی کی گنجائش نہیں! (ہمارے نالائق حکمران)
25 روشن منزلوں کا حصول؟ (قائداعظم کے خیالات کی غلط ترجمانی)
26 ہمارا نیرو بھی نرالا ہے! (صدر آصف علی زرداری کے کرتوت)
27 فتنۂ قادیانیت
28 ”انڈر ڈاگ“ (حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر خون کی ہولی)
29 کشمیر بنے گا قبرستان؟ (کشمیر کو نظرانداز کرنے کی پالیسی)
30 کشمیر خون میں ڈوب رہا ہے! (کشمیر میں بھارتی جارحیت)
31 رمضان، قرآن، مسلمان اور پاکستان
32 طعنہ دیں گے بُت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں (اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی ضرورت)
33 ”اگر تم پھر وہی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے“ (اعمال درست کرنے کی ضرورت)
34 سیلاب کا پیغام (اجتماعی توبہ)
35 ”مجھے میری جمہوریت سے بچاؤ!“ (الطاف حسین کی مارشل لا کی صدا)
36 کون دے گا کس کو سزا؟ (کرپٹ وزراء)
37 گرینڈ گیم (پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم کرنے کی امریکی سوچ)
38 عافیہ انسانیت اور عافیت (غدار اور قوم فروش مسلمان حکمران)
39 اے ٹیپو سلطان کے بیٹو...... (مسلمان نوجوانوں کو جاگنے کی ضرورت)
40 ”ایں جا بیا!“ (طالبان حکومت ختم کرانے میں پاکستان کا کردار)
41 پرویز مشرف ایک کردار (مشرف کی پرویزیت)
42 جمہوریت دشمن کون؟ (زرداری یا کوئی اور)
43 سیاسی اور غیر سیاسی اسلام کی بحث
44 یہ انسان دشمن حکومت! (پاکستان پیپلز پارٹی)
45 جینے والو تمہیں ہوا کیا ہے! (رفقاء تنظیم کو کفر کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت)
46 محض نعرے نہیں! (حرمت رسولؐ پہ جان بھی قربان ہے)
47 ہم شرمندہ نہیں! (وکی لیکس کے انکشافات)
48 خس کم جہاں پاک (امریکہ اور اسرائیل کی پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے کی کوشش)
49 ناموس رسالت کا تحفظ

بیادِ مجلس اسرار

اس عنوان کے تحت ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کتابوں سے منتخب اقتباسات شامل اشاعت ہوئے۔

18 فرمودات ڈاکٹر اسرار احمدؒ
19 میرا نصب العین مجھ سے ایک دن کے لیے بھی اوجھل نہیں رہا
20 قرآن کریم پر عبور ناممکنات میں سے ہے

21 قوت بیان کا اصل اور مفید ترین مصرف
22 امت کا فرض منصبی
23 توحید کا انقلابی تصور: کامل معاشرتی مساوات
24 نظام خلافت کے خدوخال واضح کرنا ضروری ہے
25 نظام خلافت کے قیام سے کیا تبدیلی آئے گی؟
26 عظمت مصطفیٰ ﷺ ایک غیر مسلم کی نظر میں
27 احیائے خلافت اور پاکستان کا مستقبل
28 عہد حاضر کی اسلامی ریاست
29 میرا آخری قدم ”رجوع الی الخلافۃ“ ہے
30 اجتماعی خلافت
31 ریاست کے اعضائے ثلاثہ
32 مخلوط معاشرت کا سدباب
33 اجتماعی توبہ
34 اسلام اور سماجی انصاف
35 جدید اسلامی ریاست؟
36 دین کیا ہے؟
37 اسلام کے معاشرتی نظام کے دو پہلو
38 سود کی حرمت اور گناہ
39 سماجی اور سیاسی سطح پر انصاف کے تقاضے
40 اسلامی انقلاب منظم عوامی جدوجہد سے آئے گا
41 پاکستان کے استحکام کا ناگزیر تقاضا ”نظام خلافت کا قیام“
42 سماجی انصاف کا اہم ترین تقاضا ”معاشی عدل“
43 XXX
44 مخلوط معاشرت کا سدِّ باب
45 قرآن مجید پر عمل کیسے ہو؟
46 انقلابی تربیت
47 کلام اللہ کے ساتھ تمسخر و استہزا کی ایک صورت
48 تصادم کا آغاز انقلابی کرتے ہیں
49 تقویٰ اور اسلام

منبر و محراب

”منبر و محراب“ ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی تلخیص دی جاتی ہے۔ مصروفیت کے سبب امیر تنظیم کا خطاب نہ ہونے کی صورت میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے خطاب کی تلخیص شائع کی جاتی رہی۔ 2010ء کے دوران شائع ہونے والے اِن خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 پاکستان کا داخلی اضطراب اور خارجی خطرات، پس چہ باید کرد؟
2 خودکش حملوں کا تدارک فوجی آپریشن کی بندش اور مذاکرات سے ہوگا
3 تین اوامر، تین نواہی —— سورۃ النحل کی آیت 90 کی تشریح اور توضیح
4 XXX
5 طالبان کی استقامت کا سبق؟
6 دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف!
7 اللہ کی مغفرت اور رحمت کا مستحق کون؟
8 دعوت و تبلیغ کی اہمیت
9 نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت
10 جنگوں کی پیشین گوئیاں (I) (ڈاکٹر اسرار احمد)
11 جنگوں کی پیشین گوئیاں (II) (ڈاکٹر اسرار احمد)

12 نزول میزان کا اصل مقصد: قیام عدل (I)
13 نزول میزان کا اصل مقصد: قیام عدل (II)
14 XXXX
15 'باغ والوں' کے قصے میں سبق (سورۃ القلم کی روشنی میں)
16 انسان کی کوتاہ نظری
17 کل شکر اور کل ثنا اللہ کے لیے ہے (وفات سے چند دن قبل آخری خطبہ) (ڈاکٹر اسرار احمد)
18 کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح کر دیں گے؟ (القلم: 34 تا 43 کی روشنی میں)
19 ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دینی خدمات
20 پاکستان کے موجودہ بگڑتے ہوئے حالات: اصل سبب اور علاج؟
21 اجتماعی توبہ اور اس کی شرائط
22 پاکستان میں اسلامی انقلاب کیونکر آ سکتا ہے؟
23 انٹرنیٹ پر حضور ﷺ کی شان میں گستاخی اور ہمارا ردِعمل
24 XXXX
25 فریڈم فلوٹیلا پر اسرائیل کا وحشیانہ حملہ
26 ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ
27 قیامت اور عقیدۂ آخرت
28 اثبات آخرت کے لیے قرآن مجید کا اسلوب
29 نبی کریم ﷺ کا سفرِ معراج (I)
30 نبی کریم ﷺ کا سفرِ معراج (II)
31 قرآن کا انسانِ مطلوب (I)
32 یوم آزادی کا تقاضا: خود احتسابی
33 قرآن کا انسان مطلوب (II)
34 ہم مختلف نوع کے عذابوں میں کیوں گھر گئے ہیں؟
35 زلزلے اور سیلاب، قومی جرائم کی سزا
36 روزے کے احکام اور آخری عشرے کی خصوصی عبادات
37 نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے 'پاکستان' والو!
38 قرآن کریم سے تعلق کیسے برقرار رکھا جائے؟ (I)
39 قرآن کریم سے تعلق کیسے برقرار رکھا جائے؟ (II)
40 قرآن کریم سے تعلق کیسے برقرار رکھا جائے؟ (III)
41 قرآن کریم سے تعلق کیسے برقرار رکھا جائے؟ (IV)
42 قرآن کریم سے تعلق کیسے برقرار رکھا جائے؟ (V)
43 انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج (سورۃ الجمعہ آیات 1 اور 2 کی روشنی میں)
44 اجتماعی توبہ کی ضرورت اور اس کے تقاضے
45 اجتماعی توبہ کے عملی تقاضے
46 عیدالاضحیٰ اور روحِ قربانی
47 یہود کی مثال اور ہمارے لیے درسِ عبرت
48 خرابی کا اصل سبب
49 توہین رسالت ایکٹ اور مقامِ رسالت

سیرۃ النبی ﷺ

5 ضرب توحید اور سیرت محمدی ﷺ کا مکی دور (I) — مدثر رشید
6 ضرب توحید اور سیرت محمدی ﷺ کا مکی دور (II) — مدثر رشید
7 ضرب توحید اور سیرت محمدی ﷺ کا مکی دور (III) — مدثر رشید
10 تاریخ ساز مدبر — مولانا امین احسن اصلاحی
حقیقی عزت والے ﷺ — حافظ محمد مشتاق ربانی
اللہ کے رسول کا یوم ولادت اور کرنے کا اصل کام — فرزین احمد
میں کھٹکتا ہوں دلِ یزداں میں کانٹے کی طرح — محمد سمیع
11 سیرت رسول اللہ ﷺ اور اتحاد امت — صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
31 مدینہ تا یروشلم — اسمٰعیل پٹیل (اخذ و ترجمہ: سید محمد افتخار احمد)

دینِ متین

1 حضرت عیسیٰؑ کا عہد طفولیت اور کہولت میں کلام کرنے کا معجزہ — حافظ محمد مشتاق ربانی
3 اسلام میں شادی بیاہ کی اہمیت — فرید اللہ مروت
خواتین کی زیب و زینت کی شرعی حدود — زوجہ محمود حماد
7 جہاد بالقرآن: عظیم ترین جہاد — حافظ محمد مشتاق ربانی
8 دعوت و تبلیغ کی اہمیت — حافظ عاکف سعید
26 شہادت کے ثمرات اور انعامات — حافظ محمد مشتاق ربانی
30 سچے اہل ایمان کے گستاخانہ ناموں کی حقیقت — حافظ محمد مشتاق ربانی
31 رمضان المبارک میں دعا کی قبولیت — حافظ محمد مشتاق ربانی
32 روزہ اور تہذیب نفس — محبوب الحق عاجز
33 روزہ کے آداب و شرائط — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
34 اللہ کا مہمان — عتیق الرحمٰن صدیقی
35 روزہ اور ترکِ منکرات — ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ
قرآن پڑھنے کے باوجود گمراہی کے امکانات — حافظ محمد مشتاق ربانی
36 موت ہمارے تعاقب میں — محمد سمیع
36 عیدالفطر: اللہ کی نعمتوں پر شکرانے کا جشن — مولانا محمد امین اثری
39 غلبۂ دین کی جدوجہد — ضمیر اختر خان
صلہ رحمی کی اہمیت — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
41 توبہ کی ضرورت اور اہمیت — شوکت اللہ شاکر
موت ایک اٹل حقیقت — شاہد حفیظ
44 قربانی کی روح — فرید اللہ مروت
نعت اور موسیقی — سید منصور بخاری
''نشوز'' کی صورت میں زوجین کیا کریں؟ — حافظ محمد مشتاق ربانی
عشرۂ ذی الحجہ کے مسنون اعمال — ابو عبداللہ

حالاتِ حاضرہ

1 اللہ کی مدد آیا ہی چاہتی ہے — محمد نذیر یٰسین
دہشت گرد کون؟ — محمد طیب سنگھانوی
سویا ہوا ضمیر کب جاگے گا؟ — خواجہ مظہر نواز صدیقی
2 ''فتح وزیرستان'' کے بعد کیا ہوگا؟ — ظفر عمر خان فانی
3 آؤ سوچیں ذرا، آؤ دیکھیں ذرا......!! — مصعب عمیر
پاکستان کی حساس تنصیبات کا امریکی گھیراؤ — ریاض احمد صدیقی
4 انگریزوں کے کالا پانی سے امریکیوں کے بلیک واٹر تک — محمد سمیع
ہم نئے سال کا جشن کیوں منائیں؟ — خواجہ مظہر نواز صدیقی
حیف کہ 'سرزمین پاک' غلبۂ اہرمن میں ہے! — محبوب الحق عاجز
5 کہیں مہلت ختم نہ ہو جائے! — سید خالد سجاد
6 سازشیں اور تضاد: اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ — وسیم احمد
7 میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں؟ — ڈاکٹر عبدالقدیر خان
8 جب تک سانس تب تک آس — محمد سمیع
تو پھر کیا ہوگا؟ — امجد رسول امجد
فاٹا کی سنگین صورتحال اور اس کا حل — وسیم احمد
9 پاکستان کا مطلب کیا؟ — محبوب سبحانی

	سوئٹزرلینڈ، میناروں کے مخالف کا قبولِ اسلام	
11	نصر من اللہ و فتح قریب	محمد سمیع
12	امریکا اور اس کے حواری	سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو
	بلٹ پروف بدمست ہاتھی	وسعت اللہ خان
13	عظیم ترین صلیبی جنگ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	''......اللہ نے بچالیا''	محبوب الحق عاجز
14	پاکستان کے شہروں میں دھماکے کیوں؟	سید خالد سجاد
	اوباما کا پاکستان کے خلاف اعلانِ جنگ ویبسٹن گریفن ٹارپلے	(ترجمہ: محمد فہیم)
15	دینی قوتیں ایک فیصلہ کن چوراہے پر!	محمد نذیر یٰسین
	پانی پانی کرگئی......	ابوکلیم نبی محسن
	ایک ''دُکھی'' پاکستانی لیڈر کی بارسلونا یاترا	مرزا ندیم بیگ
16	سب پر بھاری، اتنا بھاری!	محمد سمیع
	یہودیوں کے سازشی منصوبے کا توڑ	ظفر عمر خان فانی
	بڑے ہو کر کیا بنو گے؟	محمد یوسف صدیقی
20	اسرارِ انقلاب کو سمجھئے اور ہدفِ انقلاب پر نظر رکھیے	محمد سمیع
21	اگر اب بھی نہ سنبھلے تو!!	سید خالد سجاد
25	کراچی میں ٹارگٹ کلنگ!	محمد سمیع
	پرویز مشرف پر حملہ ان کی یونٹ کے لوگوں نے کیا سابق آرمی چیف جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ	
26	قادیانی ڈائریکٹر کا عجیب وغریب دعویٰ (I)	محمد عطاء اللہ صدیقی
27	قادیانی ڈائریکٹر کا عجیب وغریب دعویٰ (II)	محمد عطاء اللہ صدیقی
28	یورپ کی روشن خیالی	مرزا ندیم بیگ
	ہرمجدون کی طرف پیش قدمی! (I)	پال کریگ رابرٹس
29	ہرمجدون کی طرف پیش قدمی! (II)	پال کریگ رابرٹس
30	تین خبریں!	حافظ شفیق احمد اعوان
31	کیا ہمیں شرعی احکامات کا کوئی پاس لحاظ نہیں؟	ضمیر اختر خان
32	پوری قوم فنا ہو جائے گی!	انجینئر مختار حسین فاروقی
	جن اور امریکہ	تورا کینہ قاضی
34	دھن، توہین رسالت ﷺ اور کرنے کا کام	انجینئر مختار حسین فاروقی
36	بند بنائیں مگر اللہ سے بھی بنا کر رکھیں!	ضمیر اختر خان
37	اصلاح چاہنے والوں کو ناپسند کرنے والوں کا ہولناک انجام	نسیم ظفر
	حادثات وسانحات اور ایمانی رویہ	ضمیر اختر خان
38	آبادی نہیں، آبادکاری	تورا کینہ قاضی
	اگر قرآن کی آواز لندن اور واشنگٹن میں سنی جائے تو......	محمد رشید عمر
	ماہِ صیام کے ثمرات کو برقرار رکھیے!	ضمیر اختر خان
39	انقلاب دستک دے رہا ہے!	انجینئر فیضان حسن
	میڈیا برائی کی جڑ یا ایک کارآمد ہتھیار	محمد عاصم حفیظ
40	ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیت گئی	امجد رسول امجد
	اور اب قرارداد مقاصد نشانے پر!	محمد سمیع
40	نظامِ خلافت: مظلوم کا محافظ	سید محمد افتخار احمد
42	الجزائر میں ارتدادی سرگرمیاں پھیلانے کی کوشش	عبد اللطیف خالد چیمہ
	نااہل حکمران اور اللہ کا عذاب	میجر (ر) زاہد پیرزادہ
43	تحریک آزادیٔ کشمیر کی منزل: نفاذِ اسلام	ضمیر اختر خان
	''ماں'' میکسم گورگی	(انتخاب: قاضی عبدالقادر)
45	وکی لیکس ...... پاکستانی حکمرانوں کی غلامی کی داستان رقم کرتا ہے	(انتخاب: علی رضا)
47	تہذیب حاضر۔ دعوت الی القرآن	محمد سمیع
	کیا اب بھی وقت نہیں آیا؟	اہلیہ انصار احمد
	کیا مغربی سماج انتہا پسندی کی لہر کی گرفت میں ہے؟	ثاقب اکبر
	بھارت کے ساتھ امن مذاکرات میں احتیاط کی ضرورت ہے	ضمیر اختر خان
48	ساتھیو! اپنا محاسبہ کیجیے!	ڈاکٹر عاشر محسن

کتابیات

اس عنوان کے تحت معروف کالم نویس عابد اللہ جان کی معرکہ آرا کتاب

"Afghanistan: The Genesis of the Final Cursade"

کا قسط وار ترجمہ شائع کیا گیا۔ امسال اِس عنوان کے تحت 22 اقساط شائع ہوئیں اور کتاب مکمل ہوگئی۔ یہ اقساط درج ذیل ہیں۔

1 آخری صلیبی معرکہ آرائی کا آغاز
2 آخری صلیبی معرکہ اور پاکستان
3 طالبان پر حقوق انسانی کی پامالی کا الزام
4 طالبان کا اصل جرم: ''اسلامی ماڈل'' پیش کرنا
5 طالبان دشمنی کی اصل بنیادیں
6 طالبان پر حقوق نسواں کی پامالی کا الزام
7 طالبان حکومت کو تسلیم کیوں نہیں کیا گیا؟
8 اسامہ بن لادن کا اصل جرم
9 نائن الیون کا سٹیج تیار
10 نائن الیون: سرکاری کہانی کا پوسٹمارٹم
11 ڈک چینی اور بش کا کردار
12 نائن الیون کی سازش: تجزیہ کار کیا کہتے ہیں؟
13 نائن الیون کمیشن ایک دھوکہ تھا!
14 چند دنوں میں نائن الیون کے مجرموں کی نشاندہی
15 طالبان اور اسامہ بن لادن کے خلاف جھوٹے دعوے
16 نائن الیون، ہائی جیکر امریکی ایجنٹ تھے
17 XXXX
18 نائن الیون کمیشن
19 نائن الیون کے منصوبہ سازوں کا مطمحِ نظر
20 طالبان حکومت کا خاتمہ کیوں اور کیسے کیا گیا؟
21 کٹھ پتلی حکومت کا قیام اور پائپ لائن معاہدے
22 القاعدہ، اکیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ
23 افغانستان پر کنٹرول کا اصل سبب؟
24 XXXX
25 XXXX
26 طالبان اقتدار کے خاتمے کی منصوبہ بندی
27 افغانستان پر حملے کا کوئی جواز نہیں تھا
28 افغانستان پر مسلط کردہ امریکی جنگ
29 اقوام متحدہ کے چارٹر کی کھلی خلاف ورزی
30 وار آن ٹیرر: انسانیت کے خلاف سنگین جرم
31 صلیبی جنون اور دیوانگی پر مبنی جنگ
32 مبنی بر انصاف یا جارحانہ جنگ؟
33 افغانستان میں نیوکلیئر ہتھیاروں کا استعمال (I)
34 افغانستان میں نیوکلیئر ہتھیاروں کا استعمال (II)
35 جنگی جرائم، مذہب اور مسلمان قیدی
36 اصل مسئلہ قرآن مجید کا حَکَم بنانا ہے! (I)
37 اصل مسئلہ قرآن مجید کا حَکَم بنانا ہے! (II)

38	افغانستان پر یلغار	
39	XXXX	
40	خلافت کے خلاف جنگ کے لیے ذہن سازی	
41	امریکی عوام کی ذہن سازی کیسے کی گئی؟	
42	XXXX	
43	عالمی جنگ کا امکان حقیقت بن سکتا ہے!	

کالم آف دی ویک

ممتاز روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست جو ہر ہفتے شائع ہوتے رہے۔

1	افغانستان......تاریخ کے دوراہے پر	جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ
2	بشارت اور قربانی کا سال	اوریا مقبول جان
3	کیا یہ پاکستانی نہیں؟	عرفان صدیقی
4	افغانستان کا مستقبل طالبان ہیں	انور غازی
5	ہم سب کا امتحان	حامد میر
6	ندیدے کے تعاقب میں نادیدہ قوتیں	ڈاکٹر عامر لیاقت حسین
7	امریکہ کا اگلا ہدف؟	نصرت مرزا
8	عافیہ! ہمارے لیے دعا کرو!	عامرہ احسان
9	اندلس کے مسلمان اور اہل پاکستان	معین باری
10	زبانِ خلق ہمیشہ غلط نہیں ہوتی!	حامد میر
11	بددیانت تاریخ کا اہم موڑ	اوریا مقبول جان
12	ڈرون ازم اور انسانی حقوق	پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد
13	XXXX	
14	انتظامی خلا	اوریا مقبول جان
15	XXXX	
16	کیا اقبال نے یہی خواب دیکھا تھا؟	ڈاکٹر عامر لیاقت حسین
17	XXXX	
18	XXXX	
19	XXXX	
20	XXXX	
21	XXXX	
22	جب تک ویسا قانون نہیں آتا	اوریا مقبول جان
23	قسطنطنیہ کی آواز!	عرفان صدیقی
24	ترکی کی خارجہ پالیسی میں انقلابی تبدیلی	قاضی حسین احمد
25	روشن منزلوں کا حصول	ایاز میر
26	XXXX	
27	XXXX	
28	مژدہ سنا دو منافقین کو!	اوریا مقبول جان
29	جب سچ کی فصل اگنا مشکل ہو جائے	اوریا مقبول جان
30	اصل بات یہ ہے!	عبدالقادر حسن
31	XXX	
32	XXX	
33	مالک نے باندھا کیوں؟	عامرہ احسان
34	خوف خدا رکھنے والوں سے خوفزدہ مغرب	اوریا مقبول جان
35	انتظار کرو!	اوریا مقبول جان
36	ہارپ: ہوائی وسمندری طوفان وزلزلہ لانے کا ہتھیار	نصرت مرزا
37	رگوں میں دوڑتی کرپشن	اوریا مقبول جان
38	اللہ کے خوف سے تر آنکھوں کو امان ہے	اوریا مقبول جان
39	XXXX	
40	مہلت بہت کم ہے!	اوریا مقبول جان
41	XXXX	
42	ڈوب مرنے کا مقام	سلیم صافی
43	اسٹریٹیجک ڈائیلاگ	عرفان صدیقی
44	جہالت کے فیصلے	انصار عباسی
45	ڈرون قتل عام......مغرب کا ضمیر چیخ اٹھا	ثروت جمال اصمعی
46	توہین رسالت کے قانون پر چیخ و پکار کیوں؟	اوریا مقبول جان
47	ضمیر فروشوں کی عالمی منڈی اور بکاؤ لوگ	اوریا مقبول جان
48	ناموس رسالت کا مسئلہ	قاری محمد حنیف جالندھری
49	انسانی حقوق کا ڈھنڈورا	انور غازی

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر شائع ہونے والے مضامین

تذکرہ بانی تنظیم اسلامی کے عنوان کے تحت محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بارے میں درج ذیل مضامین شائع ہوئے۔

17	اشاعت خصوصی بر سانحۂ ارتحال بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ	
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا سفرِ آخرت	وسیم احمد
	قوم کا کیا بگڑتا......	محمد سمیع
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی یادیں اور باتیں	خالد بہزاد ہاشمی
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ ایک شخصیت نہیں ایک فکر کا نام تھا	ڈاکٹر قمر احسان
	کیا داعی قرآن کا انتقال ہو گیا؟	مرزا ندیم بیگ
	ذکر چھڑ جائے تو پتھر کا دل بھی رونے لگے	ارشاد احمد ارشد
	ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم اور ان کی خدمات	مجیب الرحمٰن شامی
	داعی قرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ اہل ہند کی نظر میں	مولانا شیخ رحیم الدین
	”ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے“	انجینئر نوید احمد
	اک دیا اور نہ رہا!	سیف اللہ خالد
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ: 21ویں صدی کا ستون	مبشر لقمان
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ: ایک چراغ اور بجھا	ڈاکٹر صفدر محمود
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ذوق قرآن فہمی کو فروغ دیا	ابو عمار زاہد الراشدی
	اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا	محمد یٰسین وٹو
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ: ایک عالم باعمل	معین کمالی
	قرب کا عالم کیا ہو گا؟	فرقان دانش خان
	سائبان اُٹھ گیا	محمد طارق چودھری
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ	عبدالمجید ساجد
	ایک مردِ مجاہد جو اب ہم میں نہیں رہا	کیپٹن (ر) سید خالد سجاد
18	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا پیغام	مظفر اعجاز
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ مرحوم و مغفور	عرفان صدیقی
	ایک ڈاکٹر نے ہمیں بھولا ہوا سبق یاد دلایا	مولانا اسلم شیخوپوری
	قرآن کا ایک اور خادم ہم سے جدا ہو گیا	حافظ محمد طاہر محمود اشرفی
	تخیل ملکوتی و جذبہ ہائے بلند کا مصداق ہم سے بچھڑ گیا	نعیم اختر عدنان
19	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دینی خدمات	حافظ عاکف سعید
	اک اور شاہ بلوط ٹوٹ گرا	محمد عطاء اللہ صدیقی
	حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا	ڈاکٹر اے آر خالد
	ڈاکٹر اسرار احمدؒ قدیم و جدید کا حسین امتزاج	ضمیر اختر خان
20	ڈاکٹر اسرار احمد پاسبانِ عظمت قرآن	عزیز احمد اعوان
	سرو درفت باز آید کہ ناید	محمد فہیم خان

21 ہمارے نانا ابا — اعیسہ ذیشان
دنیا تک قرآنی پیغام پہنچانے میں ڈاکٹر صاحب کی مساعی — مولانا الطاف الرحمٰن بنوی
22 ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے ایک یادگار ملاقات — محمد مظفر خادم، سری نگر
ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی رحلت: تنظیم اسلامی کیا کرے — محمد عطاء اللہ صدیقی
23 تسبیح کے موتیوں سے امام گر پڑا! — حافظ محمد صفدر ساجد
ڈاکٹر صاحب! ایک شجر سایہ دار — ابوکلیم نبی محسن
پس مرگ — مولانا قاری منصور احمد
24 ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی علمائے دیوبند سے عقیدت اور توقعات — ضمیر اختر خان
تیری عظمت کو سلام — حافظ محمد اویس
25 داعی قرآن ڈاکٹر اسرار احمد کی یادیں اور باتیں — محمد حنیف ورق
وہ شخص دھوپ میں بھی چھاؤں جیسا تھا! — حسان ادریس
26 ہر دلعزیز داعی دین — سمیع اللہ
دیئے بہر سو جلے ہم — مسز صائمہ خالد
27 دانائے راز — طارق انوار
ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی قرآن دوستی — جبار مرزا
28 ڈاکٹر اسرار احمد...... وہ ایک چراغ تھا جو بجھ گیا! — عاصم رسول کنہ، سری نگر
گوہر شب چراغ — عبدالرشید عراقی
29 ڈاکٹر اسرار احمدؒ: استقامت کی قابل تقلید مثال — احمد جاوید
30 ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے آخری ملاقات — مظفر اقبال
پہلی بیعت — ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ
31 ڈاکٹر اسرار احمدؒ...... فی ذمۃ اللہ — محمد زکریا خان
32 ڈاکٹر اسرار احمدؒ: سچے عاشق قرآن — میاں محبوب جاوید
33 ڈاکٹر اسرار احمدؒ اب ایسا صاحب فکر و عمل کہاں! — مولانا محمد یوسف انور
34 اللہ کا مہمان — عتیق الرحمٰن صدیقی
ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا چھوڑا ہوا مشن — مولانا حق نواز، سکردو
35 ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے قول و فعل سے ہمیں زندگی کا مقصد سمجھایا — الطاف حسین
36 مولانا حضرت ولی ہزاروی کا تعزیتی مکتوب
37 ''ابی جان کی ڈائری سے'' — ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی صاحبزادی امۃ المعطی
38 ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی شخصیت کا اعجاز — الطاف حسن قریشی
39 ڈاکٹر اسرار احمد ایک شخص بے قرار — مجیب الرحمٰن شامی
41 ''پہلی بیعت'' — قاضی عبدالقادر
44 ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا — محمد رشید
45 ڈاکٹر اسرار احمد...... حلقہ ہائے دروس قرآن — قاری محمد عبدالقیوم
''پہلی بیعت'' — قاسم رضوان ولد حاجی عبدالواحد
47 ڈاکٹر اسرار احمد کے درس کے بارے میں ایک سامع کے تاثرات — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
49 ڈاکٹر اسرار احمد: عالمی مبلغ حکمت قرآنی

خصوصی رپورٹیں

20 پریس کلب لاہور میں بانیٔ تنظیم اسلامی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس — عزیز احمد اعوان
21 نشتر ہال پشاور میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو علمائے کرام کا خراج تحسین — ضمیر اختر خان
27 قرآن اکیڈمی لاہور: رجوع الی القرآن کورس کی روح پرور تقریب — محبوب الحق عاجز
33 قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقدہ تربیتی کورس — علی احمد قصوری
46 تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع، فکری سبق کا اعادہ — محبوب الحق عاجز

متفرق مضامین

2 نئی ایجادات کے ثقافتی اثرات — ثاقب اکبر
فکری تنزل کیسے ہوتا ہے؟ — فتح داد برکی
کیا ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہے؟ — مولانا محمد اسلم شیخوپوری
4 تاریخ اسلام کی چند مثالی شادیاں — فرید اللہ مروت
''وہ آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں'' (سردار اعوان مرحوم) — نجم نواز ثاقب
5 عارضی گھر سے مستقل گھر کی طرف — رفیق تنظیم
6 ٹرومین اور شاہ عبدالعزیز کی تاریخی خط و کتابت
9 خواتین کے لیے رجوع الی اللہ کے عملی اقدام — زوجہ خالد
11 سوچ کہ تم مسلمان ہو — رفیقہ تنظیم
12 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — سید فضل ربی شاہ
13 اسلام کے قانون تعدد ازدواج سے بغاوت — حافظ محمد مشتاق ربانی
14 فتوحات صحابہؓ کا اصل سبق — امجد رسول امجد
16 آب زم زم پر نئی تحقیق — ڈاکٹر مسارو ایموٹو (انتخاب: علی رضا)
20 قرآن حکیم کی تعمیل اور علامہ اقبال — حافظ محمد مشتاق ربانی
22 انقلاب ہمیشہ استحصال زدہ عوام ہی برپا کرتے ہیں — صابر شاہ — مترجم: سید محمد افتخار احمد
23 سچی اجتماعی توبہ — عبدالمجید چغتائی
24 اسلامی اخوت کا رشتہ — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
مکالمہ بین المذاہب — حامد علی فاروق
27 حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہ العزیز — حکیم عبدالحئی عابد
29 عافیہ جسے میں نے دیکھا — ابوالسبایا
37 پنجابی ''مولوی'' کا نصاب تعلیم؟ — ماجد شیخ (اخذ و ترجمہ: سید محمد افتخار احمد)
40 شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ اور ان کے جانشین — ضمیر اختر خان
42 قائداعظم کے بستر علالت کے قریب چند لمحے — تورا کینہ قاضی
43 مغرب کی بے خدا تہذیب — عمران کیانی
تلاش حق — زوجہ خالد
45 تنظیم اسلامی: تحریک اقامت دین کے 'سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی'! — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
آگے بڑھو ساتھیو! آگے بڑھو! — میکسم گورکی
تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے مقاصد اور رفقاء کی ذمہ داریاں — حافظ محمد مشتاق ربانی
46 انقلابی مرتے نہیں، زندہ رہتے ہیں! — میکسم گورکی
47 صداقت اور عقل کے بیج بودو — میکسم گورکی
48 جمہوریت، اسلام اور پاکستان — سید اسد عباس نقوی
حضرت علی المرتضیٰؓ کے صبر کے ضمن میں اقوال زریں — حافظ محمد مشتاق ربانی
شرح کلام اقبال — طارق محمود فیضی
49 حکمران ناموس رسالت قانون میں تبدیلی سے باز رہیں — یسریٰ نعیم عارفی
مکالمہ بین المذاہب، حق صرف اسلام ہے — ضمیر اختر خان
سرزمین پاکستان کا تقاضا — مبشر رشید

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

......(پنجاب)......

2 تنظیم اسلامی میرپور کا امریکی مداخلت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ — مشتاق حسین
حلقہ پوٹھوہار کے تحت ایک روزہ تربیتی اجتماع — رفیق تنظیم
4 امیر حلقہ پنجاب جنوبی کی تنظیمی مصروفیات — شوکت حسین انصاری
تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرہ — محمد یونس
تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام نصف روزہ پروگرام — عبدالرحمٰن
5 گوجرخان میں نقباء کی تربیت گاہ کا انعقاد — محمد احمد اقبال
تنظیم اسلامی گوجرخان: امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرہ — مشتاق حسین

	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے اسرہ لودھی کالونی کا دعوتی اجتماع	ناصر انیس خان
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کی ماہانہ شب بیداری	ناصر انیس خان
	اسرہ غازی پور کا ماہانہ درس قرآن	قاضی محمد اسلم
	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو کے زیر اہتمام فہم القرآن کورس	حمزہ لیاقت علی
	اسرہ ملتان کینٹ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	عدنان قریشی
6	مسجد دار السلام باغ جناح میں بانیٔ تنظیم اسلامی کا خصوصی خطاب	محمد یونس
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	اعجاز عنصر
7	تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تنظیم کا تعارفی پروگرام	حافظ محمد عاصم قاسمی
	عارف والا میں منعقدہ سہ ماہی تربیت گاہ	عابد حسین
	ڈرون حملوں کے خلاف حلقہ لاہور کا مظاہرہ	محمد یونس
	فیصل آباد کے کتاب میلہ میں حلقہ فیصل آباد کا بک سٹال	رفیق تنظیم
8	حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	تنظیم اسلامی سرگودھا: ڈرون حملوں کے خلاف مظاہرہ	حافظ محمد زین العابدین
	سیالکوٹ کی مقامی تنظیم کا ڈرون حملوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	اعجاز عنصر
	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام ہری پور میں سہ روزہ	اویس ریاض
9	تنظیم اسلامی پوٹھوہار کے زیر اہتمام تعارفی نشست	محمد زمان
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ شمالی کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
11	جھنگ میں حلقہ وسطی پنجاب کا سہ ماہی اجلاس	عمر دراز قریشی
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے اسرہ لودھی کالونی کا دعوتی اجتماع	محمد عبداللہ قادری
12	اسرہ ملتان کینٹ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	عدنان جمیل قریشی
	تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کا احتجاجی مظاہرہ	رفیق تنظیم
	قرآن اکیڈمی ملتان میں تعارفی نشست	شوکت حسین انصاری
13	میرپور آزاد کشمیر میں خصوصی دعوتی پروگرام	غلام سلطان
14	حلقہ پنجاب شرقی میں دعوتی اذان	عابد حسین
15	امیر محترم کا دورۂ سرگودھا ڈویژن	غلام رسول
	قرآن اکیڈمی سعید کالونی فیصل آباد میں تربیتی پروگرام	رفیق تنظیم
	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام ہری پور میں دعوتی پروگرام	مدثر رشید
	میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام شب بیداری	غلام سلطان
16	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	محمد زمان
	منفرد اسرہ لالہ موسیٰ کے زیر اہتمام تذکرۂ سیرت پروگرام	رانا ضیاء الحسن
	حلقہ بہاولنگر و بہاولپور کے رفقاء کا اجتماع	محمد رضوان عزمی
	حلقہ پنجاب شمالی میں شامل نئے رفقاء کا اجتماع	محمد ندیم علوی
	تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن	اعظم گیلانی
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
19	امریکی جارحیت کے خلاف تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کا مظاہرہ	محمد یونس
20	حلقہ پنجاب شمالی: امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرہ	رفیق تنظیم
	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء کے ساتھ نشست	محمد یونس
	فیصل آباد میں فکری و تربیتی اجتماع	محمد رشید عمر
21	امیر محترم کا دورۂ گوجرانوالہ ڈویژن	حافظ محمد عاصم قاسمی
	حویلی لکھا میں ناظم اعلیٰ انجمن خدام القرآن کا خطبہ جمعہ	محمد ناصر بھٹی
	تنظیم اسلامی ملتان کا تعزیتی اجتماع	شوکت حسین انصاری
23	انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے زیر اہتمام امراء اجتماع	ڈاکٹر محمد اقبال صافی
	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	عبدالرحمٰن تابانی
	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام صفدر آباد میں ایک روزہ دعوتی پروگرام	محمد یونس
25	حلقہ بہاولنگر کے زیر اہتمام ساتویں اور آٹھویں 15 روزہ کورسز	محمد رضوان عزمی
	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارفی نشست	وقاص احمد
26	حلقہ سرگودھا ڈویژن کے زیر اہتمام دو روزہ دعوتی پروگرام	غلام رسول
	حلقہ بہاولنگر کا سہ روزہ مشاورتی و تربیتی اجتماع	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع	ناصر انیس خان
	بہاولنگر کے رفقاء کا پہلا انفرادی مظاہرہ	محمود اسلم
	جبی دار السلام میرپور میں فہم دین پروگرام	ظفر اقبال
	ہارون آباد میں سہ روزہ تربیتی پروگرام	محمد رضوان عزمی
27	حلقہ بہاولنگر کے زیر اہتمام مظاہرے	محمد رضوان عزمی
	حلقہ لاہور کا فریڈم فلوٹیلا پر اسرائیلی حملے کے خلاف مظاہرہ	محمد یونس
28	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ میانوالی	بشیر احمد
	اوکاڑہ کے علماء کا ڈاکٹر عارف رشید سے اظہار تعزیت	عابد حسین
	تنظیم اسلامی جھنگ کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	عبدالمجید کھوکھر
	بہاولپور میں سہ روزہ پروگرام	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے اسرہ چوک شہیداں میں کارنر میٹنگ	ناصر انیس خان
	جبی دار السلام میرپور آزاد کشمیر میں دعوتی پروگرام	غلام سلطان
29	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ گوجر خان	عبدالرحمٰن تابانی
	حلقہ پنجاب شرقی کی دعوتی سرگرمیاں	عابد حسین
30	قرآن اکیڈمی مروٹ میں تربیتی سہ روزہ	محمد رضوان عزمی
	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سہ روزہ تفہیم دین پروگرام	غلام نبی
31	حلقہ پوٹھوہار کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام	رفیق تنظیم
	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	حلقہ ملتان کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
32	حلقہ پنجاب وسطی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	حلقہ بہاولنگر کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی ترتیب	
	میرپور آزاد کشمیر بنگلیاں میرج ہال میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو کا دعوتی و تربیتی پروگرام	حارث بختیار خلجی
	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	غلام رسول
	قرآن اکیڈمی لاہور میں حلقہ لاہور کا خصوصی اجتماع	نعیم اختر عدنان
34	سیالکوٹ کی تناظیم کی مشترکہ شب بیداری	اعجاز عنصر
	تناظیم گوجر خان کے زیر اہتمام شب بیداری	زاہد بابر
	تنظیم اسلامی ملتان کے زیر اہتمام پانچ روزہ تفہیم دین پروگرام	نوید انجم
35	اسرہ جڑانوالہ میں دعوتی و تربیتی سرگرمیاں	حافظ شفیق احمد اعوان
	اسرہ چکوال کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	محمد شہزاد ایڈووکیٹ
36	تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	شوکت حسین انصاری
	معاشرتی منکرات کے خلاف تنظیم اسلامی لاہور کے مظاہرے	وسیم احمد
	چشتیاں میں 25 روزہ فہم دین کورس	محمد رضوان عزمی
	منفرد اسرہ چکوال کے زیر اہتمام درس قرآن	محمد زمان
	تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام	محمد نسیم چودھری
	اسلام آباد: مسجد عمر فاروق میں دورۂ ترجمہ قرآن	محمد احمد بلال
37	ماہ جولائی میں تنظیم اسلامی نیو ملتان کی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
38	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو کے زیر اہتمام نصف روزہ پروگرام	حارث بختیار خلجی
	تنظیم اسلامی نیو ملتان کی معاشرتی منکرات کے خلاف ریلی	شوکت حسین انصاری
	حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر اہتمام تعارفی نشست	محمد زمان
	سیالکوٹ میں دو روزہ تربیتی کورس کا انعقاد	اعجاز عنصر

صفحہ	عنوان	تحریر
40	تنظیم اسلامی چھالیہ کے زیر اہتمام دوروزہ دعوتی پروگرام	پروفیسر مبشر نعیم
	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام رمضان کے پروگراموں کا انعقاد	غلام رسول
41	سرگودھا میں امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی خطاب	غلام رسول
	اسرہ ساہیوال کی رمضان المبارک میں دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
	رمضان میں حلقہ پنجاب شرقی کی دعوتی سرگرمیاں	عابد حسین
	تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کی دعوتی سرگرمیاں	حافظ محمد عاصم
43	قرآن اکیڈمی جھنگ میں دورۂ ترجمۃ القرآن کی اختتامی تقریب	رفیق تنظیم
	سرگودھا: عافیہ صدیقی کی سزا کے خلاف احتجاجی ریلی	حافظ زین العابدین
44	مروٹ: دورۂ ترجمۃ القرآن کے شرکاء کے تاثرات	جی ایم چودھری
	تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب وسطی کا سہ ماہی تربیتی ومشاورتی اجتماع	عبدالمجید کھوکھر
45	تنظیم اسلامی باغ آزاد کشمیر کی دعوتی سرگرمیاں	ضیاب احمد خان
	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی کورس	رفیق تنظیم
47	تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دوروزہ تربیتی پروگرام	شاہد رضا
	تنظیم اسلامی ملتان کے زیر اہتمام 'ہفتہ توبہ' کی پُرامن ریلی	رفیق تنظیم
	امیر حلقہ کا دورہ تونسہ شریف ولیہ	شوکت حسین انصاری
48	امیر تنظیم اسلامی کی سرگودھا آمد اور خصوصی خطاب	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی وشرقی کے زیر اہتمام ہفتہ توبہ کی اجتماعی مہم	اویس ریاض

......(خیبر پختون خوا)......

صفحہ	عنوان	تحریر
2	اسرہ مالاکنڈ کی دعوتی سرگرمیاں	احسان الودود
	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا دعوتی و تربیتی اجتماع	جاں نثار اختر
5	تنظیم اسلامی دیربالا کے زیر اہتمام شب بیداری	لائق سید
6	حلقہ سرحد شمالی کا سہ ماہی پروگرام	جاں نثار اختر
8	مقامی تنظیم جار باجوڑ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	لاہور خان
	حلقہ سرحد شمالی کے تحت توسیع دعوت پروگرام	احسان الودود
15	حلقہ سرحد شمالی کے تحت مبتدی رفقاء کے لیے تعارفی اجتماع	احسان الودود
16	حلقہ سرحد شمالی کے تحت سہ ماہی شب بیداری	احسان الودود
20	حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام نقباء و تربیتی کورس	خورشید انجم
	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا ایک روزہ دعوتی و تربیتی اجتماع	محمد سعید قریشی
	تنظیم اسلامی حلقہ سرحد جنوبی کے زیر اہتمام تربیتی کورس	مسعود جاوید میر
21	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام	اسد قیوم
	تنظیم اسلامی بی بیوڑ کا ماہانہ تربیتی اجتماع	ولی اللہ
22	حلقہ سرحد جنوبی کا سہ ماہی اجتماع	محمد سعید قریشی
24	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ پشاور	میجر (ر) فتح محمد
	حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
27	تنظیم اسلامی پشاور کے دو اسروں کا مشترکہ دعوتی پروگرام	محسن حبیب
	تنظیم اسلامی بی بیوڑ کے زیر اہتمام فہم دین کورس	ولی اللہ
29	تنظیم اسلامی بٹ خیلہ کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام	قاری شاہ زرین
30	حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	احسان الودود
	اسرہ بی بیوڑ کا مشاورتی پروگرام	ولی اللہ
	امیر حلقہ مالاکنڈ کا دعوتی دورہ	احسان الودود
31	تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام خصوصی دعوتی اجتماع	محمد سعید قریشی
33	مقامی تنظیم باجوڑ کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام	لاہور خان
36	حلقہ مالاکنڈ میں مبتدی تربیتی کورس	احسان الودود
37	حلقہ پشاور کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	محمد جمشید عبداللہ
40	تنظیم اسلامی حلقہ پشاور کی تناظیم کے زیر اہتمام دعوتی کیمپ	رفیق تنظیم
41	ماموند باجوڑ میں رمضان المبارک بارے روح پرور پروگرام	یوسف جان
45	حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	احسان الودود
47	تنظیم اسلامی ماموند کے تحت فہم دین کورس	یوسف جان
	امیر حلقہ مالاکنڈ کا دورہ چترال	احسان الودود
	حلقہ پشاور کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	خورشید انجم

......(سندھ)......

صفحہ	عنوان	تحریر
2	تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں حیدرآباد کی دعوتی سرگرمیاں	علی اصغر عباس
4	امیر تنظیم اسلامی اور نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان کا دورہ بالائی سندھ	نصراللہ انصاری
	ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان کا دورہ حیدرآباد حلقہ سندھ زیریں	علی اصغر عباس
5	سکھر شہر میں امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرہ	نصراللہ انصاری
6	تنظیم اسلامی ڈیفنس (کراچی) کے زیر اہتمام ایک روزہ نقباء تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی ڈیفنس (کراچی) کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	انصار الیاس
7	حلقہ کراچی جنوبی کا ماہانہ تربیتی و دعوتی اجتماع	رفیق تنظیم
11	حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام گلشن اقبال میں دعوتی کیمپ	نوید مزمل
12	تنظیم اسلامی کورنگی کراچی کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	سراج احمد
	قرآن اکیڈمی یاسین آباد کراچی میں فکری نشست	راحیل گوہر صدیقی
13	روداد سالانہ اجلاس انجمن خدام القرآن سندھ کراچی	محمد یوسف صدیقی
14	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس کا انعقاد	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام نظریاتی ریفریشر کورس	ڈاکٹر محمد الیاس
15	شاہ فیصل ملیر کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
23	تنظیم اسلامی کورنگی کے زیر اہتمام شب بیداری	سعید الزمان
25	اسرائیلی دہشت گردی: حلقہ جات کراچی شمالی و جنوبی کا مظاہرہ	عطاء الرحمٰن عارف
26	حلقہ سندھ زیریں: بانی تنظیم اسلامی کی یاد میں مذاکرہ	علی اصغر عباسی
	کراچی میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے	عارف جمال فیاضی
28	حلقہ کراچی جنوبی کا ماہانہ دعوتی و تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
29	حلقہ بالائی سندھ: اسرائیل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	نصراللہ انصاری
30	حلقہ کراچی شمالی کی تنظیم گلستان جوہر II کے تحت دعوتی کیمپ	افتخار جمیل
31	حلقہ کراچی: دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی فہرست	
32	حلقہ سندھ زیریں: دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی فہرست	
	امیر حلقہ سندھ زیریں کا توسیعی دعوتی دورہ	علی اصغر عباسی
36	حلقہ کراچی جنوبی کا ماہانہ دعوتی اجتماع	محمد یوسف صدیقی
39	رمضان المبارک کے دوران حلقہ کراچی جنوبی کی سرگرمیاں	محمد یوسف صدیقی
40	تنظیم اسلامی ڈیفنس کے تحت دعوتی پروگرام	انصار احمد الیاس
45	تنظیم اسلامی کراچی حلقہ شمالی و جنوبی کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	عطاء الرحمٰن عارف
47	حلقہ کراچی شمالی میں "توبہ کی پکار" مہم	

......(صوبہ بلوچستان)......

صفحہ	عنوان	تحریر
7	تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام ڈرون حملوں کے خلاف ریلی	رفیق تنظیم
27	تناظیم اسلامی شمالی جنوبی کا مشترکہ شب بیداری پروگرام	سلیمان قیوم

......(تنظیم اسلامی حلقہ خواتین)......

صفحہ	عنوان	تحریر
6	نائب ناظمہ حلقہ خواتین کا دورہ سیالکوٹ	رفیقہ تنظیم
12	حلقہ خواتین سیالکوٹ کے زیر اہتمام محفل سیرت النبی ﷺ	رفیقہ تنظیم
21	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا ماہانہ دعوتی اجتماع	ام عبدالواجد
26	حلقہ خواتین سیالکوٹ کے زیر اہتمام دعوتی و تحریکی اجتماع	رفیقہ تنظیم

ruling class as is evident from the activism of scholars like Salman Taseer and Asma Jehangir. As such the real culprit is then this society which is dominantly composed of people paying only lip-service to Islam and not accepting it whole-heartedly and with full commitment. If we waste our time in mere emotional rhetoric and do not revert to our real obligation of changing the individual and collective life system in accordance with the Islamic injunctions, then we stand nowhere. We need to have a determination, a will and a firm self-reliance to change the situation into the right direction focusing on making the Deen of Allah superior and dominant on the whole system of life. In case we do not do that then many Asiyas, Nasreens and Salmans will be coming on to the fore regularly and will be doing what they wish to do, leaving us only in wishful thinking. Allah promises success to those who have a will of struggle for the right cause. There should be harmony and no dualism in what we say and do as Muslims of Pakistan.

النصر لیب

ایک ہی چھت کے نیچے معیاری ٹیسٹ، ڈیجیٹل ایکسرے، ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ کی جدید اقسام، کلر ڈاپلر، 4-D، T.V.S، ایکو کارڈیوگرافی، Lungs Function Tests اور OPG (Dental) X-Ray کی سہولیات

مستند اور تجربہ کار ڈاکٹرز کی زیر نگرانی تصدیق شدہ ادارہ ISO 9001:2000

ہیپاٹائٹس بی اور سی کے بڑھتے ہوئے امراض کے پیش نظر عوام الناس کے لیے کم قیمت میں ٹیسٹ کروانے کی سہولت

خصوصی پیشکش

الٹرا ساؤنڈ (پیٹ)، ایکسرے (چیسٹ) ای سی جی، ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ٹیسٹ (Elisa Method)، مکمل بلڈ، اور مکمل یورن، بلڈ گروپ، بلڈ شوگر، جگر، گردے، دل اور جوڑوں سے متعلقہ متعدد بلڈ ٹیسٹ شامل ہیں۔

صرف -/3000 روپے میں

تنظیم اسلامی کے رفقاء اور ندائے خلافت کے قارئین اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ لیبارٹری سے حاصل کریں۔ ڈسکاؤنٹ کارڈ کا اطلاق خصوصی پیکج پر نہیں ہوگا

نوٹ: لیب اتوار اور عام تعطیلات پر کھلی رہتی ہے

950-B فیصل ٹاؤن، مولانا شوکت علی روڈ نزد راوی ریسٹورنٹ لاہور

Ph: 3 516 39 24, 3 517 00 77 Fax: 3 516 21 85

Mob: 0300-8400944, 0301-8413933 E-mail: info@alnasarlab.com

انگریزی مضامین

1. Behind our stagnant politics (Dr. Muzaffar Iqbal)
2. Welcome to Orwell's world (John Pilger)
3. Target of the Jews (Muhammad Faheem)
4. Loose Morals Gone Wild! (Dr Absar Ahmad)
5. US pushing Pakistan into the abyss of oblivion-I (Zafar Bangash)
6. US pushing Pakistan into the abyss of oblivion-II
7. US pushing Pakistan into the abyss of oblivion-III
8. Centrality of Arabic as a unifying factor in the Islamic Movement. (Iqbal Siddiqui)
9. Yearning for youth (Amer Haleem)
10. Abrahamic Memory (Ibrahim Abu. Shareef)
11. Obama Declares War on Pakistan (Webster Griffin Tarpley)
12. The Siesta is Over (Dr. Muzaffar Iqbal)
13. How Islam created a Golden Era (M.M.Akbar)
14. Check your conduct against the Quran (Uwaymir Anjum)
15. Muslim Hero" is no Oxymoron (Sobia Asrar)
16. The Road to Armageddon (Paul Grag Roberts)
17. Selected Letters on the sad dimise of Dr. Israr Ahmad.
18. The wayfarer Maryam Sakeenah
   His Legacies will be paramount (Shamim Sidiqqi)
   committed to the Ideology of Pakistan(Muneer Ahmad Khalili)
19. A Last Meeting with Dr. Israr Ahmad (Dr. Muzaffar Iqbal)
20. To Assimilate or not to Assimilate (Ahmad Haleem)
21. A True Revolutionary of our time(Zameer Akhtar Khan)
22. Mahir-ul-Qadri A movement unto Himself (Rauf Parekh)
23. Whose Islam? (Khalid Baig)
24. Knwoledge: The key to success (Sumayah Bint Joan)
25. Save the world from Zionism (Aijaz Zaka Syed)
26. Muslim are their own worst Enemy (Pual Craig Roberts)
27. XXXX
28. The proper way to contemplate the Quran (Imam Ibn-ul-Qayum)
29. The Islamic concept of Jihad (Muhammad Faheem)
30. A Recipe to kill the Judiciary (Muhammad Faheem)
31. No more room for further mistakes (Muhammad Faheem)
32. The Parable of Imam Ahmad and the Baker (Muhmud Abdullah)
33. Before the sand slips away (Muhammad Al-Shareef)
34. The Supereme value of fasting (Muhammad Faheem)
35. Reality of Loss and the gain (Muneer Ahmad Khalili)
36. How Savagery has become a Common Behavior? (Muneer Ahmad Khalili)
37. Contemplation - Seeking the Jewels of the Quran (Hassen A. Hassan Laidi)
38. There is no such thing as two Fathers (Joel Hilliker)
39. The Unending Afghan Saga (Dr. Muzzar Iqbal)
40. Quran and Modern Knowledge (Dr. Absar Ahmad)
41. Differentiating Islam & Eman (Uwaymir Anjum)
42. Servant of the Book. The Shifa Student Society
43. Call for Repentance (Hafiz Akif Saeed)
44. More About Repentance (Maseeh Abdul Hakeem)
45. Allah's word --- Shameful? (Shahram Iqbal)
46. Bleak Realities (Dr. Muzaffar Iqbal)
47. Time & Tide wait for none (Capt (r) Syed Khalid Sajjad)
48. Islam on its own terms (Hassan A. Hassan Laidi)
49. Salman Taseer --- Another Rushdi! (Muhammad Faheem)

?

happened. The real fact is that the so-called elite and the secular rulers have been hypnotized by the American Dollars and they have developed such a deep affinity for the Western nude, naked and barbarous culture that they have turned against the Law of Shariah and the commandments of Allah ﷻ. This particular class, though a small percentage of the population, is powerful enough to spell out their extreme enmity against the religious norms and conduct. They have developed a great affinity for the enemies of Islam and are ready to carry out their agenda, not withstanding the claim of being Muslims and followers of the Great Prophet ﷺ.

Let's give a short narration of the event that led to the story of Asiya judicial trial. Last year in Itanwali village of Nankana Sahib, a group of women including a Christian woman Asiya were collecting *falsa* in the fields. They all belonged to the same village and were working together for their livelihood. There had been never any strife amongst them on religious issues and they lived in harmony as good neighbors. On that fateful day, when they were taking their lunch in the field, the Muslim women showed a sort of reluctance to use the same bowl of water that was used by Asiya Bibi, the Christian woman. She took this thing for her insult and started abusing the Muslim community and committed blasphemy when she uttered derogatory and insulting words for the Prophet Muhammad ﷺ. The Muslim women reported this happening to their males back in the village. The village *Punchayat* called in Asiya Bibi and she admitted it and that she has spoken blasphemous utterances in respect of the Holy Prophet ﷺ. The members of the *Punchayat* informed the police station and the DCO. The DCO called the two parties. He allowed the members of the *Punchayat* to record their statement and he listened to the accused Asiya in seclusion, to make her free of any possible pressure. In a few minutes time the DCO called in the *Punchayat* members back inside his office and told them that the woman has freely expressed herself and has admitted the allegation without any fear or pressure. Therefore, the DCO told the Jirga people that there is no need of any evidence, since she had taken upon herself the crime. Thereafter, the session judge asked the police station concerned to register the case against the woman. After a thorough judicial trial for a period of fourteen months, the session judge declared the accused to have committed the crime and announced capital sentence for her. This is the whole story and the case is now before the higher court. The session judge has given his verdict after fulfilling all judicial and legal obligations and has taken into consideration the law regarding the blasphemy provision in the Constitution.

What should be now the attitude of the common Muslims of Pakistan in this situation? Should the people start burning tyres, blocking roads and breaking the window panes of the vehicles and start ruining the public and the private property? Should the Muslims who have great love for their Prophet ﷺ revert to such mean tactics? No, not at all. This is against the code of Islam. We cannot stop people in Europe from making the caricature of the Holy Prophet ﷺ neither can we stop them from the desecration of the Holy Book. Such tactics and the hollow slogans will not serve any purpose. This situation can only be averted when we become real Muslims and remind ourselves the obligation we owe to Allah. We are under the pledge that this country which was achieved under the slogan "*Pakistan Ka Matlab Kiya? La I'laha Ill Allah*", must be governed by the system given by Allah, where justice prevails and the Commandments of Allah remain dominant over all other things. If we are not ready to do that then there is no chance or possibility that we can stop the blasphemous acts with mere slogans and processions. The sad aspect of the situation is that the blasphemous acts and the mocking of Islam committed openly are supported, encouraged and backed by the

Muhammad Faheem

SALMAN TASEER --- ANOTHER RUSHDI!

It is no argument that you claim to repeal the blasphemy act on the plea that it will be (or is being) misused. Any law can be misused by any body, any time, any where in the world. This particular Act is no exception. The blasphemy act is in accordance with the spirit of Islam and it is the religious obligation and moral duty of all the Muslims to see that the act remains intact and is never misused by any one having vested interests. The very bleak aspect of the current development is that the so-called human right zealots have never come forward to ameliorate the agonies of those poor people lying and rusting in the jails and lockups for years simply on the basis of the FIRs, false or true, registered against them. We have never seen any Asma Jehangir or Salman Taseer or any other activist so worried to have visited those unfortunate people! Why this lot of secularists is so worried about a case of blasphemy against a Christian lady Asiya Bibi? The only reason that these enthusiastic few are so much active in bulldozing even the law by not allowing it to take its normal course and decide the case on factual evidence, is that they want to get the attention of their Western masters and to speak out their filth of hearts against the norms of Islam. The astonishing fact is that the case is lying in the higher court as the law requires and the Governor of the Punjab, who is well known for his ideas, has lost no time to rush to the door of the accused to manage drafting a mercy petition to the President. The bad-mouthed governor even did not spare the court and he has used derogatory and abusive language against the court decision before the media. Not only this but the ill-spoken Salman publicly abused and denounced the religious scholars and Ulema. One wonders what difference remains between Salman Taseer and Salman Rushdi, the notorious *gusthakh-e-Rasool*? The 1973 Constitution leaves no ambiguity regarding any convicted person from the lawful court, that no mercy petition can be placed before the President of the Islamic Republic of Pakistan until all the phases of the judicial proceedings are completed upto the Supreme Court of Pakistan. It is at this stage that a mercy petition can be put in a criminal case before the President. It is a pity that Salman Taseer is either unaware of this set procedure or he is trying to please his anti-Islamic masters and friends of the same coin as he himself is. The hue and cry of the modern-age liberals and the so-called human right activists from non-Muslim community on this particular court decision is understandable, but how come that the secularists of Pakistan who claim to be the follower of Muhammad ﷺ are showing far more zeal and activism? It is very clear that the Governor has committed the crime of court contempt and has flouted the constitution of Pakistan. Does it not make a point for the honorable Higher Judiciary to take a legal action against the man?

The print and electronic media has also been leaving no stone unturned in defaming this particular court decision but also calumniating against the blasphemy law. Let us suppose for a while that the honorable session court has not fulfilled the requirements of law and has ignored the proper procedure. What can be the fault of that particular law in such a case? Why a need has arisen to abrogate that law? If these people feel that the decision of the court is incorrect, why don't they revert to the higher court then? Have anybody, in case of a wrong decision of a court in a murder case or a case of fraud, ever asked for the repeal of section 302 or 420? The readers will agree that such thing has never